هدایۃ القراء

لوجوب اطباق الشفتین عند القلب والاخفاء

یعنی

قلب اور اِخفاء کے وقت وجوب اطباق شفتین کا بیان

تالیف

فضیلۃ الشیخ

المقری حمد اللہ حافظ الصفتی

المصری

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ و تحقیق

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء

قاری سعید احمد حفظہ اللہ

صدر مدرس شعبہ تجوید وقرأت

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

قرأت اکیڈمی®

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

هِدَايَةُ القُرَّاء

لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء

یعنی

قلب اور إخفاء کے وقت وجوب اطباق شفتین کا بیان

تالیف

فضیلۃ الشیخ

المقری حمد اللہ حافظ الصفتی

المصری

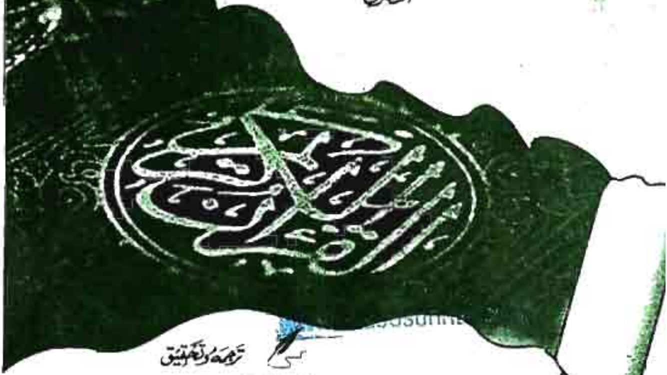

ترجمہ و تحقیق

فضیلۃ الشیخ الاستاذ القاری

قاری سعید احمد حفظہ اللہ

سابق مدرس شعبہ تجوید و قرأت

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

قرأت اکیڈمی

لاهور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... هداية القراء لوجوب انطباق الشفتين عند القلب والإخفاء

تالیف .... فضيلة الشيخ المقرئ حمد الله حافظ الصفتي المصري

ترجمہ و تحقیق .... فضيلة الشيخ أستاذ القراء قاری محب احمد حفظہ اللہ

صدر مدرس شعبہ تجوید و قراءت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اشاعت اول ....

تعداد اشاعت .... پانچ سو

تاریخ
المكتبة الرحمانية
99-ج ماڈل ٹاؤن، لاہور
نمبر 35195

ناشر .... قراءت اکیڈمی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

تقریظ استاذ الاساتذہ القاری المقری فضیلۃ الشیخ محمد ادریس العاصم رحمہ اللہ ۷

تقریظ فضیلۃ الشیخ استاذ القراء بشیر احمد صدیق حفظہ اللہ مدرس مسجد نبوی شریف ۸

تقریظ استاذ القراء فضیلۃ الشیخ نجم الصبیح التھانوی حفظہ اللہ ۹

تقریظ استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد فداء اللہ الکندوی حفظہ اللہ ۱۰

عرضِ مترجم ۱۲

آغاز کتاب

الإھـــــداء ۱۸

تقریظ علامہ عبد الفتاح بیومی ۱۹

تقریظ فضیلۃ الشیخ محمد متولی مسلم ۲۰

تقریظ استاذ عبد الحمید لاشین ۲۲

تقریظ شیخ عبد الولی ابو بکر عبد الولی ۲۴

مقدمہ از علامہ محمود ابن طنطاوی نمائندہ سیادت مراکز قرآنیہ مصریہ ۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف: حافظ الصفتی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸

مقدمہ ۳۰

اقلاب ۳۰

شرائط ۳۱

توجیہ اقلاب ۳۱

اخفاء شفوی ۳۲

قاعدہ ۳۲

توجیہ اخفاء ۳۳

اخفاء شفوی کی وجہ تسمیہ ۳۳

مخرج میم ۳۴

مخرج باء ۳۵

اعتراض ۳۶

جواب ۳۶

انفراج شفتین والے قول کی ابتداء اور اس کے پھیلنے کا سبب ۳۷

فائدہ ۴۱

اطباق کے وجوب پر ائمہ کے نصوص ۴۲

توجیہ اقلاب ۴۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفراج شفتین کے قائلین کے شبہات اوران کے جواب ۵۴
خاتمہ/خلاصۃ الکتاب ۵۹

ضمیمہ کتاب

اخفاء شفوی کی ادائیگی میں ہونٹوں کے درمیان فرجہ چھوڑنے کے غلط ہونے کی وضاحت
مع دلائل وجوابات ۶۱
اخفاء شفوی کوادا کرنے کی اصل کیفیت ۶۱
ہونٹوں میں فرجہ رکھنے کے دلائل مع جوابات ۶۲
پہلی دلیل ۶۲
جواب ۶۲
دوسری دلیل ۶۳
جوابِ اول ۶۳
جواب ثانی ۶۳
جوابِ ثالث ۶۴
اخفاءِ شفوی میں اطباقِ شفتین کے دلائل ۶۴
پہلی دلیل: ذات کا خاتمہ! ۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل: نصوص سے اس کا ثابت نہ ہونا ۶۵
تیسری دلیل: میم کے مخرج کا خیشوم میں تبدیل ہونا ۶۵
چوتھی دلیل: ہونٹوں کا فرجہ مسخ شدہ مکروہ آواز پیدا کرنے کا سبب ہے ۶۶
پانچویں دلیل: فنی صراحت ۶۶
چھٹی دلیل: فنی صراحت ۶۶
ساتویں دلیل: فنی صراحت ۶۷
آٹھویں دلیل: فنی صراحت ۶۷
نویں دلیل: متواتر طریقہ ۶۷
دسویں دلیل: عوام وخواص کا اجماع ۶۸
اخفاء کی جانے والی میم کی ادائیگی کے وقت ہونٹوں کے ملانے پر صریح نص ۶۸
مراجع الکتاب ومصادرہ ۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ القاری المقری فضیلۃ الشیخ محمد ادریس العاصم رحمہ اللہ

فاضل القراءات العشر الصغری والکبری
ومصنف کتب کثیرہ وفاضل مدینۃ یونیورسٹی

Dr. Idrees Al Asim

Ref. #. ______ Date ______

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم. اما بعد!

محترم المقام القاری المقری سعید احمد حفظہ اللہ تعالیٰ استاذ تجوید و قراءات جامعہ نصرۃ العلوم قابل و فاضل استاذ ہیں آپ نے پہلے بھی بہترین کتب تصنیف کی ہیں جو کہ کافی علمی ہیں۔ اب موصوف قاری محمد اللہ المسلتی کی کتاب "ہدایۃ القراء" کا ترجمہ کیا ہے اور خوب ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اقلاب کے ضمن میں دو موقف ہیں: پہلا جو کہ متقدمین سے لے کر اب تک ہمارے سب قراء کا ہے اور یہی ہم تک تلقی سے پہنچا ہے، وہ ہے اطباق الشفتین۔ ہمارے اساتذہ نے بھی ہمیں اطباق ہی سے پڑھایا ہے۔ اور دوسرا مذہب امام القراء فضیلۃ الشیخ عامر عثمان نے اجتہاد کر کے اپنے تلامذہ کو انفراج شفتین سے پڑھانا شروع کر دیا۔ ہمارے اساتذہ ہمیں مکمل طور پر ہونٹ ملا کر پڑھاتے تھے اور یہی طریقہ اصل ہے۔ اساتذہ نے کبھی فرجہ کا ذکر نہیں کیا۔ انفراج والا مذہب متاخرین میں سے صرف موصوف ہی کا تھا اور یہ ان کا سہو تھا۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور دن بدن اس میں غلو ہو رہا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ انفراج سے تو میم ادا ہی نہیں ہوتا تو اقلاب کیسا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طرح قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنہوں نے خدمت قرآن کی اللہ ان کی خدمت قبول فرمائے۔ آمین واللہ الموفق والمعین صلى الله على محمد وآله وصحبه اجمعين

Jamiya Mosque Lasooraywali, Insida Sheranwala Gate, Lahore
+92-300-4420860 Idrees860@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء المقری الکبیر بشیر احمد صدیق حفظہ اللہ تعالیٰ

مدرس مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين.

اما بعد! استاذ القراء فضیلۃ الشیخ قاری سعید احمد حفظہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف کردہ کتاب "هداية القراء" کا ترجمہ و تحقیق کو مختلف مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاءاللہ بہت عمدہ انداز میں ترجمہ و تحقیق کی ہے اور یہ وقت کی ضرورت بھی ہے کیونکہ اردو زبان میں اس بدعت جدیدہ کے رد پر کوئی کتاب موجود نہیں ہے اور بڑی مصیبت یہ ہے کہ دن بدن اس غلط ادا میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس موضوع پر کام کیا۔ مزید محترم قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو اس موضوع پر عربی میں لکھا ہے اس کو بھی ساتھ لگا دیا ہے۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ محترم قاری صاحب کی تدریسی و تصنیفی خدمات کو دیکھتے ہوئے اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے احقر نے اپنی ساری تالیفات کے تمام تر حقوق قاری صاحب کے حوالہ کر دیے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس عزیز کو مزید ترقیوں اور عزتوں سے نوازے۔

بشیر احمد صدیق

مدرس مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

۳۱/۰۱/۲۰۲۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ القراء والمجودین فضیلۃ الشیخ القاری المقری نجم الصبیح التھانوی

بن امام القراء صاحب الفضیلۃ القاری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا مولانا محمد و على آله وصحبه اجمعين. أما بعد!

مولانا قاری سعید احمد صاحب کی ایک اور تصنیف لطیف "ہدایۃ القراء" کے نام سے ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔ زیر نظر کتاب شیخ حمد اللہ صفتی صاحب کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ موجودہ بہت سارے مصری قراء کے اندر میم منقلبہ اور میم مخفاۃ میں انفراج شفتین کی جو بدعت مروج ہے اور مصری قراء کی دیکھا دیکھی ہمارے نوجوان قراء بھی اس کا شکار ہو رہے ہیں اس بات کا رد بڑے عمدہ طریقہ پر کیا گیا ہے۔ الحمد للہ ابھی ایسے اساتذہ موجود ہیں جو طلباء کو صحیح ادائیگی عملاً بتاتے ہیں۔ اس کتاب میں اخفاء کے موقع پر فرجہ شفتین کا رد دلائل کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

اردو زبان میں علم تجوید پر تو بہت عمدہ مواد موجود ہے لیکن اس قسم کی اغلاط کا رد اور بطلان بھی ضروری ہے۔ ہمارے پیارے قاری سعید احمد صاحب نے بروقت اس بات کا نوٹس لیا ہے۔ امید ہے قراء اس غلطی کا شکار ہیں وہ اس کی اصلاح کریں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اساتذہ اور تمام اکابر جو کہ اخفاء میں اطباق شفتین ہی کے قائل تھے اور پڑھت میں انتہائی مضبوط تھے سب کا اسی پر عمل تھا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو صحیح تلاوت کی توفیق عطا فرمائے اور قاری صاحب کی کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

نجم الصبیح تھانوی

www.kitabosunnat.com

مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار رنگ محل لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد فداء اللہ الکندوی

مدیر مدرسہ دار التجوید والقراءات شاہ عالمی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

ایک محفل قراءت میں حضرت قاری عبدالباسط صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور کے بعد ایک مصری قاری صاحب کی تلاوت سننے کا شرف حاصل ہوا۔ جب بھی نون ساکن وتنوین کے بعد "با" کے کلمات آتے موصوف ان کلمات میں اقلابِ نون ساکن اور نون تنوین بمیم ساکن نہ کرتے، نیز نون ساکن وتنوین میں اخفاء کی سی کیفیت پیدا کر دیتے۔

استاذیم حضرت قاری عبدالقیوم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور کے ایماء پر ان کے یہاں شعبہ تجوید کے طلبہ کا سالانہ جائزہ لینے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ ایک مرتبہ جائزے سے فراغت کے بعد ان کے دفتر میں حاضری ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قاری صاحب مرحوم، مولانا قاری المقری حبیب الرحمٰن صاحب مدرس شعبہ تجوید وقراءت جامعہ صدیقیہ گلشن راوی لاہور اور چند دیگر اساتذہ کرام کی معیت میں مذکورہ مصری قاری صاحب کی تلاوت لیپ ٹاپ پر سن رہے ہیں اور غلطیوں کی نشان دہی فرما رہے ہیں جن میں سرِفہرست نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حرف "با" آ جانے کی صورت میں اقلاب اور اخفاء نہ کرنا تھا۔ اس صورتِ حال پر عرصۂ دراز تک اپنی غلطیاں تو بھول گیا لیکن قاری صاحب مذکور کی یہ غلطی پریشانی کی سی صورتِ حال پیدا کر گئی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے قراءت اکیڈمی اردو بازار لاہور کے ذمہ داروں کو کہ انہیں اتنی اہم کتاب ہاتھ لگی اور اجرِ عظیم عطا فرمائے مولانا قاری سعید احمد صاحب دامت برکاتہم کو کہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کو اردو کا جامہ پہنایا بلکہ شائع کرنے کی ذمہ داری کو بھی باحسن وجوہ پورا کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

مؤلف کتاب حافظ صفتی (رحمہ اللہ) عرض مؤلف کے زیرِ عنوان بیان فرماتے ہیں:

"میں نے اس رسالہ کو اقلاب اور اخفاء شفوی کے وقت اطباقِ شفتین کے وجوب کے بیان میں جمع کیا ہے۔ اس رسالے کو لکھنے کا سبب لوگوں کے درمیان بغیر علم اور بغیر قواعد کی بنیاد پر اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ انفراجِ شفتین (حالتِ اطباق میں ہونٹوں کا کھلا رکھنا) کرنے والے بعض حضرات نے یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ اطباق (شفتین) کرنا صریح غلطی ہے اور یہ کہ معتبر قراء سے ثابت شدہ طریقہ کے خلاف ہے اور وہ حضرات اطباق شفتین کے ساتھ پڑھنے والوں کے رتبے کو گھٹانے کے لیے سخت ترین انداز میں مبالغہ کرتے ہیں۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ اس رسالہ میں ان دعووں اور اقوال کی غلطی کو کھول کر بیان کر دوں اور اس سلسلے میں اہل فن کے قواعد کو قولِ فیصل قرار دوں اور جو کچھ اس فن کے ائمہ نے بیان کیا ہے اور جن بڑے درجہ کے علماء نے فیصلہ کیا ہے اسے بنیاد بناؤں۔

اور میں نے اس مجموعہ کا نام رکھا ہے: "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" اور میں نے اس کتاب کو ایک مقدمہ تین فصلوں اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا ہے اور میں اسے ہر اس شخص کے لیے بطور تحفہ پیش کرتا ہوں جو قرآن مجید کو اسی انداز کے مطابق تروتازہ پڑھنا چاہتا ہو جس طرح وہ نازل ہوا ہے اور میرا مقصد اس سے پیروی کے لائق حق کے بیان میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتا ہوں۔

عرض مترجم عنوان کے تحت مولانا قاری مقری سعید احمد صاحب رقمطراز ہیں:

"اقلاب واخفاء میں اطباق شفتین کرنا ایک ضروری امر ہے۔ اگر اطباق شفتین نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا تو حرف کی ادائیگی میں فرق آجائے گا اور یہ لحن میں شمار ہو گا کیونکہ اس سے حرف کی ادا اور آواز میں فرق آتا ہے۔ ہمارے دور کے بعض معروف مصری قراء صحیح ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان بعض مصری قراء کی اس غلطی کی نشاندہی ایک مصری عالم تجوید وقراءات فضیلۃ الشیخ القاری المقری حمد اللہ حافظ الصفتی المصریؒ نے اپنی کتاب "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" (مطبوعہ قراءت اکیڈمی لاہور) میں کی ہے۔ انہوں نے اس بدعتِ جدیدہ کی تاریخ بیان کرنے کے بعد متقدمین علماء قراءات کے اقوال سے اس کا نہایت عمدہ علمی رد کیا ہے۔ قارئین کی دلچسپی طبع کے لیے یہ مضمون اردو میں ڈھال کر پیش کیا جارہا ہے۔"

مخالفین اقلاب واخفاءِ شفتین کا مزعومہ موقف

مؤلف علیہ الرحمہ "انفراجِ شفتین والے قول کی ابتداء اور اس کے پھیلنے کا سبب" کے تحت فرماتے ہیں:

ماہرین فن کا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس مزعومہ قول کے اول قائل مصر کے شیخ علامہ عامر بن سعید بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں:

"اخفاء تشدید سے بچتے ہوئے ادائے اظہار اور ادغام کے درمیان خیشوم سے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ قاری کو اخفاء کی ادائیگی کے وقت اطباقِ شفتین سے بچنا چاہیے۔"

مؤلف علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں:

"شیخ عامر ابتداء میں انفراجِ شفتین (اطباقِ شفتین کی ضد ہے یعنی دونوں ہونٹوں کو کھلا رکھنا) کے قائل نہ تھے اور نہ اس طریقہ سے اپنے شیوخ سے پڑھا تھا بلکہ وہ تمام اہل فن کی طرح اطباقِ شفتین سے پڑھتے۔ اور اسی کے قائل تھے لیکن انتہاءِ عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ائمہ کی نصوص کو اجتہاد کے طریقے سے سمجھتے ہوئے انفراجِ شفتین کے قائل ہو گئے۔ پھر اپنے اس موقف پر ڈٹ کر نشر و اشاعت کے ہر طریقے سے اس کو پھیلانے لگے۔ ان کے اس موقف کو ان کے شاگردوں نے لیا یہاں تک کہ یہ طریقہ پھیل گیا۔"

شیخ عامر رحمۃ اللہ علیہ کے مزعومہ موقف کی تردید بزبان کبار قراء

مؤلف علیہ الرحمہ نے شیخ عامرؒ کے مزعومہ موقف کی تردید میں چند دیگر قراء کرام علیہم الرحمہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ مثلاً:

۱. شیخ صلاح الدین جو طرابلس یعنی لبنان کے مشہور قراء میں سے ہیں۔ (پاکستان میں شاہی مسجد لاہور میں سب سے پہلے جو عالمی محفلِ قراءت ہوئی تھی، اس میں لبنان کے شیخ القراء صلاح الدین بھی شامل تھے۔)

۲. علامہ احمد عبدالعزیز الزیات متوفی ۱۴۲۲ھ

۳. شیخ عبدالرزاق بن ابراہیم رحمہ اللہ۔

۴. آستانہ کے شیخ القراء علامہ عبداللہ آفندی زادہ رحمہ اللہ آپ کا اصل نام محمد امین الترکی ہے۔ ۱۲۸۷ ہجری تک آپ بقیدِ حیات تھے۔

مؤلف علیہ الرحمہ کے نزدیک شیخ عامر عثمان کا مزعومہ مؤقف سے رجوع ثابت ہے۔ "فائدہ" کے عنوان کے تحت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ عبدالفتاح نے بتایا کہ علامہ محمود امین طنطاوی نے ذکر کیا ہے کہ شیخ عامر عثمان نے آخر عمر میں انفراجِ شفتین سے رجوع کر لیا تھا۔ شیخ عبدالفتاح اور علامہ محمود امین طنطاوی شیخ علامہ عامر عثمان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

کتاب کے ہر صفحہ کے نیچے منہیات اور حواشی بھی دیے گئے ہیں جن میں کتاب میں مذکور قراء کرام کے حالات انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ نون ساکن و تنوین حرف ب سے پہلے آجانے پر اقلاب اور اخفاء کی شکل میں قراء کرام کے یہاں درست ادائیگی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیل اس ضمن میں اطباق کے وجوب پر ائمہ کے نصوص عنوان کے تحت امام طاہر بن غلبون، امام ابو عمرو دانی، احمد بن یعقوب التائب، امام باذش، امام ابن باذش، علامہ جزری علامہ علی قاری رحمہم اللہ کے اقوال و فرمودات بیان کیے گئے ہیں۔

انفراجِ شفتین کے قائلین کے شبہات اور ان کے جواب اس عنوان کے تحت مؤلف علیہ الرحمہ نے انفراجِ شفتین کے قائلین کے شبہات اعتراض کو من و عن ذکر کر کے ترتیب وار ان کے جوابات دیے ہیں۔

توجیہ اقلاب

توجیہ اقلاب کے زیر عنوان علیہ الرحمہ نے اقلاب بڑی خوبصورت توجیہ بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں:

> "نون و تنوین میں صفت غنہ کے اظہار ادائیگی کے متصل بعد "ب" کو اطباق شفتین کے ساتھ ادا کرنے میں مشقت کے باعث اور (اسی طرح) ادغام، مخارج کے مختلف اور کم مناسبت ہونے کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے اخفاء متعین ہو گیا ۔میم کی باء کے ساتھ مخرج اور نون کے ساتھ غنہ میں مشارکت کے باعث، اقلاب مع الاخفاء کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔"

توجیہ اقلاب کی مزید سہل الحصول وضاحت

حضرت قاری مقری محمد اسماعیل صاحب (الکندوی البشاوری ثم الامرتسری ثم اللاہوری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

> "جب نون ساکن و تنوین کے بعد "ب" واقع ہو تو بُعدِ مخرج کی وجہ سے اصولی طور پر اظہار کرنا چاہیے لیکن چونکہ نون اپنی مخصوص صفت غنہ کی وجہ سے تراخی اور اور تصویتُ الغنۃ کو مقتضی ہے، نیز "ب" کے ساتھ عدمِ مناسبت کی وجہ انتقال من الحرف الی الحرف متعسر اور دشوار ہوتا ہے اس لیے اظہار مستحسن نہیں ہے۔ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح تباعدِ مخرج اور عدمِ جنسیت کی وجہ سے ادغام بھی مستحسن نہیں ہے کیونکہ "ب" میں انطباقِ شفتین مع الشدت مانعِ تراخی اور تصویت الغنہ ہے۔ اور اظہار اور ادغام دونوں مستحسن نہیں ہے تو اخفاءِ حقیقی بھی مستحسن نہیں ہے کیونکہ اخفاء حالت بین الاظہار والادغام ہے۔

پس جبکہ یہ تینوں حالتیں اپنی مخصوص علل کی وجہ سے متعسر اور معیوب ہوتی ہیں تو مجوّدین اور قراءِ کرام نون ساکن وتنوین کو "م" سے بدل دیتے ہیں تاکہ صفتِ جہر وغنہ میں نون ساکن وتنوین کے ساتھ اور مخرج وجہر میں "ب" کے ساتھ مناسبت اور مواخات پیدا ہو جائے اور اخفاء مستحسن ہو سکے۔ اور چونکہ یہ اخفاء حقیقی نہیں ہے بلکہ بواسطہ "م" ہوتا ہے اس لیے اس کی اصطلاح انہوں نے مخصوص اور علیحدہ مقرر کر دی ہے جو قلب اور اقلاب کے ساتھ موسوم کی گئی ہے۔" (تفہیم التجوید: ص ۵۶۲)

قاری محمد فداء اللہ الکندوی
مدیر مدرسہ دار التجوید والقراءات
شاہ عالمی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اقلاب یا قلب کے لغوی معنی ہیں: "تحويلُ الشيءِ عن وَجهِه" یعنی کسی چیز کو اس کی ذات سے پھیر دینا اور اس کی اصل حالت کے خلاف کر دینا، پلٹ دینا، الٹا دینا، بدل دینا۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں: "قَلَّبَهُ أَيْ حَوَّلَهُ عَنْ وَجْهِهِ" یعنی اس نے فلاں شے کو الٹا دیا اور پلٹ دیا اور قراء و مجوّدین کی اصطلاح میں اقلاب کی تعریف یہ ہے: قَلْبُ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ مِيْمًا مُخْفَاةً قَبْلَ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مَعَ بَقَاءِ الْغُنَّةِ الظَّاهِرَةِ.

یعنی جب نون ساکن اور تنوین کے بعد "باء" آجائے تو دونوں نونوں کو طبعًا و جوبًا ادغام و تشدید کے بغیر خالص میم سے بدل کر اس میم کو حسب قاعدہ غنہ فرعیہ و اخفاءِ شفویہ سے ادا کرتے ہیں۔ یہ "باء" نون ساکن کے بعد اسی کلمہ میں بھی آجاتی ہے اور دوسرے میں بھی۔ جیسے أَنْبِيَاءَ، مِنْ بَعْدِ.

البتہ نون تنوین کے بعد ہمیشہ دوسرے کلمہ میں ہی آتی ہے۔ مثلاً: أَلِيمٌ بِمَا وغیرہ۔ اور یہاں یہ اخفاء وجوبی ہے نہ کہ محض جوازی و اختیاری۔

مثلاً: مِنۢ بَحِيرَةٍ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ، صُمٌّۢ بُكْمٌ، رَءُوفٌۢ بِالْعِبَادِ، وغیرہ۔ اور اس میم کو میم اقلابی و انقلابی اور نون کو نون منقلبہ یا مقلوبہ یا مُقلبہ اور اس کو اخفاءِ شفوی و اخفاءِ ابدال و اخفاءِ اقلاب کہتے ہیں اور اس اخفاء کی صورت یہی ہے کہ میم کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کے خشکی کی طرف والے تر حصہ کو نرمی سے بند کریں تاکہ میم کمزور ہو جائے اور اس کا کچھ حصہ غائب ہو جائے اور اس چھپا دینے اور کمزور کر دینے ہی کا نام اخفاء ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اس بدلی ہوئی میم میں اظہار درست نہیں بلکہ اخفاء ہی متعین و ضروری ہے۔

اقلاب و اخفاء میں اطباقِ شفتین کرنا ایک ضروری امر ہے اگر اطباقِ شفتین نہ کیا گیا تو حروف کی ادائیگی میں فرق آجائے گا اور یہ لحن یعنی غلطی میں شمار ہوگا۔ کیونکہ اس سے حرف کی ادا اور آواز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرق آتا ہے۔

ہمارے دور کے بعض معروف مصری قراء اور بعض پاکستانی قراء بھی صحیح ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ قراء کی اس غلطی کی نشاندہی ایک مصری عالم تجوید وقراءات فضیلۃ الشیخ القاری المقری حمد اللہ حافظ الصفتی المصری حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" (مطبوعہ مکتبہ اولاد الشیخ للتراث مصر) میں کی ہے۔ انہوں نے اس بدعت جدیدہ کی تاریخ بیان کرنے کے بعد متقدمین علماء قراءات کے اقوال سے اس کا نہایت عمدہ علمی رد کیا ہے۔ کتاب مذکور چونکہ عربی میں ہے اور بہت سے قراءِ زمانہ عربی لغت سے بتمام وکمال واقف کار نہیں، اس بناء پر احقر کا یہ ارادہ ہوا کہ کتاب مذکور کا اردو میں ترجمہ کر دیا جائے تاکہ ہر قاری کتاب مذکور سے مستفیض ہو کر اس بدعت جدیدہ سے بچ سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ کتاب کے آخر میں قارئین کے لیے استفادہ کو آسان کرنے کی غرض سے حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف "اَلْجَامِعُ وَالتَّرْكِيزُ لِحَفَظَةِ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ" سے ہونٹوں میں فرجہ رکھنے کے دلائل مع جوابات بھی نقل کر دیے گئے ہیں۔

اس مضمون کے مہیا کرنے میں مخدوم ومکرم حضرت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب استاذ تجوید وقراءات دار العلوم کراچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرما کر میرے لیے، میرے اساتذہ کرام کے لیے اور میرے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

خادم القرآن الکریم
قاری سعید احمد
صدر مدرس شعبہ تجوید وقراءات
جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
۲۵ - ۱ - ۲۰۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الإهــــــــداء

هٰذَا كِتَابٌ قَدْ أَتَاكَ مُحَقَّقٌ
لِلْبَحْثِ لَمْ يَتْرُكْ سَبِيْلًا يُشْتَهٰى

یہ تحقیق شدہ کتاب آپ کے پاس آچکی ہے جس نے بحث کرنے کے لیے کوئی قابلِ رغبت راستہ باقی نہیں چھوڑا۔

فَاقْرَأْ مَبَاحِثَهُ بِإِنْصَافٍ وَدَعْ
قَوْلًا سَقِيْمًا قَدْ تَبَدَّدَ وَانْتَهٰى

تو اس رسالے کے مباحث کو انصاف کے ساتھ پڑھ اور کمزور موقف کو چھوڑ دے جو منتشر اور ختم ہو چکا ہے۔

وَاعْمَلْ بِإِطْبَاقِ الشِّفَاهِ كَمَا أَتٰى
نَصَّ الْأَكَابِرُ وَالشُّيُوْخُ أُولِي النُّهٰى

اور (اقلاب واخفاء میں) اطباقِ شفتین پر عمل کر جیسا کہ عقل مند اکابر اور شیوخ کی تصریحات سے ثابت ہے۔

أَرْجُوْ مِنَ الْمَوْلٰى جَزِيْلَ عَطَائِهِ
وَعَظِيْمَ تَوْفِيْقٍ لِحُسْنِ الْمُشْتَهٰى

میں اللہ تعالیٰ سے اس کی بڑی عنایات اور اچھے کاموں کی بڑی توفیق کی امید رکھتا ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

علامہ عبدالفتاح بیومی

سابق مشیر شؤون القرآن الجزیرہ وشیخ قرآن سنٹر مسجد شریف المنیل
ورئیس معہد معلمی القرآن ابوالنمرس
یکے از تلامیذ امام ضباع وعلامہ عامر عثمان وعلامہ عثمان سلیمان مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين. أما بعد

میں نے عزیزم جناب حمد اللہ حافظ الصفتی کا مؤلفہ رسالہ "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" دیکھا۔ میں نے اسے اپنے مقصود میں کافی وشافی پایا اور جو اداء ہم نے اپنے مشائخ سے سیکھی اس سے تائید شدہ پایا۔ جو کہ فرجہ کے ساتھ پڑھنے کی قراءت کے خلاف ہے جسے بعض قراء نے ایجاد کیا ہے۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق اور درستی کا سوال کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ اس کا مالک اور اس پر قادر ہے۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

عبدالفتاح مدکور بیومی

۵/ ۱۲/ ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ فضیلۃ الشیخ محمد متولی مسلم

سابق رکن کمیٹی برائے مراجعتِ مصحف وشیخ مرکز قرآنی مسجد خالد بن ولید
یکے از تلامذہ علامہ عبدالحکیم بن عبداللطیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں ہیں اس اللہ کے لیے جس نے قرآن کو نور اور ہدایت بنایا اور اسے مومنین کے لیے شفاء اور رحمت بنایا اور اس میں حلاوت اور اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرنے والے کے لیے رونق رکھی۔ اور ہر لحہ درود وسلام ہو ہمارے آقا محمد ﷺ اور آپ کی آل پر تمام ذی نفس مخلوق کی ہر ہر سانس کے برابر۔ وہ ایسی ذات ہے کہ جس نے اسے پہچان لیا اس سب کچھ پہچان لیا اور جس نے انہیں نہیں پہچانا وہ راہِ حق سے بھٹک گیا۔ جس کا اخلاق قرآن کریم کا جیتا جاگتا نمونہ تھا۔

میں نے برادرم محقق ومدقق، صاحب فضیلت شیخ حمد اللہ الصفتی کی کتاب "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" دیکھی جو انہوں نے علم تجوید کے ایک مسئلہ پر تصنیف فرمائی ہے تاکہ مسلمان ماثور انداز کے مطابق صحیح تلاوت کرکے اللہ تعالیٰ کے قرب کا فائدہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے عمر اور علم میں برکت عطا فرمائیں اور ان کے ذریعے مسلمانوں کو ہمیشہ مستفید فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اس کتاب میں متاخرین کے ان التباسات پر تنبیہ فرمائی جن کے مطابق انہوں نے مشائخ سے ہرگز (قرآن) نہیں پڑھا۔ چنانچہ آپ نے قرآن کریم کا علم بلند کیا اور شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے شبہات دور کیے اور واضح حجت اور مضبوط دلیل کے ذریعے حیرت کے عالم میں ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والوں کو بہترین روشن راہ پر لاکھڑا کیا۔ چنانچہ یہ کتاب تلاش کرنے والوں کی منزلِ مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مصنف کے نیکیوں کے ترازو میں رکھے اور اس کے ذریعے ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اس کتاب میں بہت سے فوائد اور قابل قدر موتی ودیعت رکھ دیے گئے ہیں جن کی حقیقی قدر وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سے دیکھنے والوں کی پیاس بجھتی ہے، بیماری سے شفایابی حاصل ہوتی ہے اور راہِ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اہل عقل کو اس کے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف کے لیے اور ہر استفادہ کرنے والے کے لیے روزِ قیامت اسے توشۂ آخرت بنائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ مومنین کا دوست ہے اور وہ نیک لوگوں کو دوست بناتا ہے۔

محتاجِ رحمتِ پروردگار

محمد متولی مسلم

شیخ مرکز قرآنی مسجد خالد بن ولید

سابق رکن کمیٹی برائے مراجعتِ مصحف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ عبدالحمید لاشینؒ

یکے از قراءِ قراءاتِ عشرہ
ویکے از تلامیذ علامہ شیخ محمود حافظ برانق وعلامہ شیخ محمد عبدالدائم خمیس

كِتَابُ هِدَايَةِ الْقُرَّاءِ أَضحىٰ
كِتَابًا كَافِيًا لِذَوِي الْعُقُوْلِ

کتاب "هداية القراء" عقل والوں کے لیے کفایت کرنے والی کتاب ہے۔

حَوىٰ حُكْمًا لِإِطْبَاقِ الشِّفَاهِ
وَوَثَّقَهُ بِأَسْبَابِ الدَّلِيْلِ

یہ اطباقِ شفتین کے حکم پر مشتمل ہے جسے مصنف نے دلائل کے ساتھ مضبوط بنایا ہے۔

أَسَانِيْدٌ عَنِ الْعُلَمَاءِ تُرْوىٰ
وَتَفْنِيْدٌ لِأَقْوَالِ الْجَهُوْلِ

اس میں علماء کے دلائل منقول ہیں اور جہلاء کے اقوال کو فنا کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَاتِبُهُ عَرَفْنَاهُ بِفَحْصٍ
وَتَمْحِيصِ الأَدِلَّةِ وَالنُّقُوْلِ

اس کے مصنف کو ہم نے بحث وتمحیص اور تحقیقِ دلائل ونقول کرنے والا جانا ہے۔

هُوَ الصَّفَتِيُّ ذُو التَّحْقِيْقِ فَافْهَمْ
حَفِيْدُ الْمُصْطَفٰى طٰه الرَّسُوْلِ

جان لو کہ ان کا نام محقق صفتی ہے جو کہ مصطفیٰ طٰہٰ رسول کی آل ہیں۔

دَعَوْتُ اللهَ يَجْزِيْهِ بِخَيْرٍ
وَيَهْدِيْهِ إِلٰى حُسْنِ السَّبِيْلِ

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور بہترین راہ پر چلائے۔

عبد الحميد لاشين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ عبدالولی ابوبکر عبدالولی

یکے از قراءِ ماہرین و یکے از ممتاز اہل اداء
جو تجوید و علوم القرآن میں بہت سی کتب کے مصنف ہیں اور میں نے
اس رسالہ اور دوسری کتب کی تالیف کے لیے ان سے استفادہ کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى، وبعدا

چونکہ صحتِ اسناد قراءت کی صحت کے ارکانِ ثلاثہ میں سے ہے اور حضور ﷺ سے سندِ صحیح متصل سے قلب واخفاءِ شفوی دونوں میں اطباقِ شفتین ثابت ہے اس لیے اس کا اتباع لازم ہے ورنہ قراءت شاذ ہوگی۔

اور آج کا زمانہ گزشتہ زمانہ کے کس قدر مشابہ ہے۔ چنانچہ کل امام متولی نے شیخ ازرق کے اندازِ غنہ کا رد کیا جو ان کے زمانہ میں غلط طریقہ سے ادا کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے کتاب "البرهان الأصدق والصراط المحقق في منع الغنة للأزرق" تصنیف فرمائی اور سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ گئے۔ اور آج فضیلۃ الشیخ حمد اللہ قلب اور اخفاءِ شفوی کے وقت فُرجہ کا رد فرما رہے ہیں جو چند دہائیوں سے پڑھا جا رہا ہے۔

آپ نے اپنی کتاب "هداية القراء" مجھے پیش کی تو میں نے اسے فُرجہ کے قائلین یا دونوں صورتوں کے جواز کے قائلین کے لیے سُتی ہوئی تلوار کی مانند پایا اور ان

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر حجت پایا۔ لہٰذا ان حضرات کی عزت ہرگز انہیں گناہ (ضد کرنے) پر مجبور نہ کرے کیونکہ آپ نے معاملے کو واضح اور تاریخ سے ثابت کردیا۔ اور پھر معتبر ائمہ کے اقوال بیان کردیے ہیں جو کہ تمام کے تمام اطباق کے وجوب پر ہیں۔ پھر باطل قول یعنی فرجہ کے قائلین کے افتراءات کا قلع قمع کیا ہے۔

مؤلف اگرچہ ابھی نوعمر ہیں لیکن ان کی بلند ہمتی اپنے ہم عمروں سے کہیں بڑھ کر ہے اور ان کی قوتِ بحث میری رائے میں اس قدر ہے کہ جو انہیں کل بڑے کام کا اہل بنا سکتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وہ خلقت میں جس کو چاہتا ہے بڑھا کر دیتا ہے" اور ان کے بارے میں شاعر کا یہ قول صادق آتا ہے:

وَكَمْ مِنْ صَغِيرٍ لَاحَظَتْهُ عِنَايَتُه مِنَ اللهِ فَاحْتَاجَتْ إِلَيهِ الأَكَابِرُ

کتنے ہی چھوٹے ایسے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایت جلوہ فگن ہوتی ہے تو بڑے بھی اس کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد فرمائیں گے یہاں تک کہ فرجہ کے قائلین اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف لوٹ آئیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں، کیونکہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں: "بلاشبہ ہم نے ذکر کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے اور اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

عبد الولی ابو بکر

العمرانیہ ۲۹ شوال ۱۴۲۶ھ

بمطابق یکم دسمبر ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

از علامہ محمود امین طنطاوی

نمائندہ سیادت مراکز قرآنیہ مصریہ

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم. وبعد!

میں نے استاذ حمد اللہ حافظ الصفتی کی کتاب "هداية القراء لوجوب إطباق الشفتين عند القلب والإخفاء" دیکھی۔ میں نے اس کے علمی مواد کو صحیح اور مفید پایا۔ کیونکہ اسے قدیم ائمہ کے کلام سے ماخوذ دلائل کے ساتھ مضبوط بنایا گیا ہے جنہیں اس میدان میں وسیع مہارت حاصل ہے۔ اور ان حضرات کا اخفاء کو اطباقِ شفتین کے ساتھ پڑھنے پر اجماع ہے جس کے بعد فُرجہ کے ساتھ پڑھنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اور یہ (فُرجہ کے ساتھ پڑھنا) ہمارے شیوخ جنہوں نے ہمیں تعلیم دی، ان میں سے ایک شیخ محترم کی ایک جدید رائے تھی، لیکن انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا اور اطباق کے ساتھ اخفاء کو ادا کرنے پر اتفاق کر لیا تھا۔

حاصل یہ ہے کہ اس کتاب سے ہر پڑھنے والا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں قرآن کریم کو صحیح انداز میں تلاوت کرنے کی توفیق عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائے جس انداز پر وہ پسند فرماتا ہے۔ بلاشبہ وہ سخی اور کریم ہے۔

وصلى الله وسلم على سيدنا محمد الذي أنزل عليه القرآن،

وعلى آله وصحبه أجمعين، آمين

محمود أمين طنطاوي
سابق رئیس لجنۃ تصحیح المصاحف ازہر
نمائندہ سیادت مراکز قرآنیہ مصریہ اوقاف
رئیس معہد العمرانیہ الجزیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف: حافظ الصفتی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمْدُ لله تَمَّ نُورُه فَهَدىٰ وَعَظُم حِلْمُه فعفا وبَسَطَ يَدَه فَاَعطىٰ، اَنزَلَ كِتَابَهُ هُدًى وَرَحْمَةً وَجَعَلَهُ هِدَايَةً وَنِعْمَةً يُذْهَبُ بِهِ الاهْدَاءُ وَيُرْفَعُ بِبَرَكَتِه عَنْ عِبَادِهِ البَلاَءُ. وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلىٰ رَسُولِه وَحَبِيْبه وَخَلِيلِه وَنَجِيِّه سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ اَهْلِ الْقُرْآنِ وَعَلىٰ آلِه وَاَصْحَابِه الْاَئِمَّة الْاَعيانِ،

وبعد:

میں نے اس رسالے کو اقلاب اور اخفاء شفوی کے وقت اطباق شفتین کے وجوب کے بیان میں جمع کیا ہے۔ اس رسالہ کو لکھنے کا سبب لوگوں کے درمیان بغیر علم اور بغیر کسی قواعد کی بنیاد پر اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ انفراج شفتین کرنے والے بعض نے یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ اطباق کرنا صریح غلطی ہے اور معتبر قراء سے ثابت شدہ طریقہ کے خلاف ہے۔ اور وہ حضرات اطباق کے ساتھ پڑھنے والوں کے رتبے کو گھٹانے کے لیے سخت ترین انداز میں مبالغہ کرتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ اس رسالہ میں ان دعووں اور اقوال کی غلطی کو کھول کر بیان کروں اور اس سلسلہ میں اہل فن کے قواعد کو قولِ فیصل قرار دوں اور جو کچھ اس فن کے ائمہ نے بیان کیا ہے اور جس بڑے درجہ کے علماء نے فیصلہ کیا ہے اسے بنیاد بناؤں۔ اور میں نے اس کا نام رکھا ہے:

"هداية القراء لوجوب إطباق

الشفتين عند القلب والاخفاء"

اور میں نے اس کتاب کو ایک مقدمہ، تین فصلوں اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا ہے۔ اور میں اسے ہر اس شخص کے لیے بطور تحفہ پیش کرتا ہوں جو قرآن کو اسی انداز کے مطابق تر و تازہ پڑھنا چاہتا ہو جس طرح وہ نازل ہوا ہے۔ اور میرا مقصد اس سے پیروی کے لائق حق کے بیان کرنے میں اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہے اور میں اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق مانگتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ہمارے سادات قراء نے چند اصطلاحات مقرر کی ہیں جن کے مطابق وہ اپنی عبارتوں کو ضبط تحریر میں لاتے اور اپنے اطلاقات پر احکام جاری کرتے ہیں۔ ان اصطلاحات کو جنہوں نے پہچانا انہوں نے صحیح اور درست طریقہ کی طرف راہنمائی پائی اور جوان سے غافل رہے وہ غلطی اور شش و پنج میں واقع ہوئے۔

میں نے سوچا کہ میں اخفاء شفوی اور اقلاب کے متعلق ائمہ کی اصطلاحات کو اس مقدمہ میں ذکر کروں تاکہ قاری اس کتاب کے مطالعہ کے دوران ان اصطلاحات سے مستفید ہو سکے۔

اقلاب(۱)

قلب کا لغوی معنی پھیرنا ہے۔

اصطلاحی معنی: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا ساتھ مقلوبہ حرف میں غنہ

(۱) اس لفظ کو "قلب" کا نام دینا "اقلاب" سے زیادہ فصیح ہے۔ کیونکہ یہ تین حرفی کلمہ "قَلَبَ" کا مصدر ہے۔ امام ابن مالک نحوی اپنی کتاب "الفیہ" کے "باب أبنية المصادر" میں فرماتے ہیں: تین حرفی متعدی فعل کے مصدر کو "فَعْل" کے وزن پر لانا قیاسی ہے۔ جیسا کہ "رَدَّ" سے مصدر "رَدٌّ" لانا۔ اور متقدمین بھی اسے یہی نام (قلب) دیتے رہے ہیں۔ خوب سمجھ لیجیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واخفاء کا لحاظ رکھتے ہوئے۔

اقلاب صرف حرف باء میں ہوتا ہے۔

شرائط

۱) باء نون ساکنہ کے بعد واقع ہو (ایک کلمہ میں ہو یا دو کلمے ہوں)

۲) باء تنوین کے بعد واقع ہو (دو کلموں میں)

۳) باء نون تاکید خفیفہ (جو فعل مضارع کے ساتھ متصل ہو) کے بعد واقع ہو۔

تو ان صورتوں میں نون ساکنہ و تنوین اور نون تاکید خفیفہ کو خالصتاً میم سے بدلا جائے گا (نہ کہ صورت خطی کو تبدیل کیا جائے گا) صفت غنہ کی ادائیگی کے ساتھ جو کہ میم مقلوبہ کی صفت ہے نہ کہ نون ساکنہ و تنوین صفت غنہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔

توجیہ اقلاب

غنہ جو نون و تنوین کی صفت لازمہ میں سے ہے اس کی ادائیگی کے متصل بعد باء کی ادائیگی میں اطباق شفتین کرنے میں تکلیف اور مشقت ہے اس لیے اظہار درست نہیں۔

ادغام دونوں حرفوں کے مخرج کے دور ہونے اور ادغام کے سبب کی عدم موجودگی کے باعث نہیں کیا گیا۔

اخفاء جو کہ ادغام و اظہار کی درمیانی حالت ہے اس کو اقلاب کے ساتھ ملا کر ادا کیا۔

میم کا باء کے ساتھ مخرج اور نون کے ساتھ غنہ میں موافقت رکھنے کی وجہ نون کا میم سے اقلاب کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخفاء شفوی

اخفاء کالغوی معنی چھپانا ہے۔

اصطلاحی معنی: ساکن حرف کو بغیر تشدید کے صفت اظہار و ادغام کی درمیانی حالت میں صفت غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔

اخفاء صرف حرف باء میں ہوتا ہے۔

قاعدہ

جب باء میم ساکنہ کے بعد واقع ہو جو کہ دو کلموں میں ہی آسکتا ہے تو باء کے ساتھ میم کا اخفاء مع الغنہ جائز ہے۔[1] جیسے: يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ (آل عمران)۔

---

(۱) "جائز ہے" کے ساتھ تعبیر اس لیے کی گئی ہے کہ بعض حضرات غنہ کے بغیر اظہارِ تام کی طرف گئے ہیں اور عراق کے علماءِ اہل اداء کا بھی یہی مسلک ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں تمام قراء کے نزدیک صحیح اور ثابت ہیں۔ البتہ اخفاء کرنا اولی ہے کیونکہ اقلاب کی صورت میں اخفاء کرنے پر اجماع ہے۔ مصر، شام اور اندلس کے اہل اداء کا بھی یہی مسلک ہے اور یہی اکثر محققین کے نزدیک راجح ہے جیسا کہ دانی، ابن الجزری اور ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہم۔ اور جو میم کو باء سے بدل کر بغیر غنہ کے باء میں ادغام کا جواز ذکر کیا گیا ہے، وہ ضعیف ترین قول ہے اور بعض حضرات نے اسے رد بھی کیا ہے۔ رجوع کریں ابن الجزری کی "النشر في القراءات العشر": (۲۲۳/۱) اور "التمهيد": (ص ۹۹) اور صفاقسي کی "غيث النفع في القراءات السبع": (ص ۳۰) اور ضباع کی "تقريب الأقوال على فتح الأقفال": (ص ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توجیہ اخفاء

مخرج اور اکثر صفات میں اشتراکیت کا پایا جانا۔

اخفاء شفوی کی وجہ تسمیہ

باء و میم کی ادائیگی مخرج کی طرف نسبت کرتے ہوئے اخفاء کا نام شفوی رکھا ہے۔

مذکورہ بحث پر غور و فکر کرنے سے اقلاب اور اخفاء شفوی کے درمیان کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا اس لیے کہ دونوں صورتوں میں باء سے پہلے خالصتاً میم مخفٰہ ہے جو کہ دونوں صورتوں میں اظہار مع الغنہ کے ساتھ ادا ہو رہی ہے۔

حافظ ابن الجزری[(۱)] کہتے ہیں:

نون و تنوین میں تیسرا عمل اقلاب ہے یہ صرف ایک حرف (باء) میں ہوتا ہے۔ اگر نون ساکنہ و تنوین کے بعد باء آجائے تو بغیر ادغام کے نون ساکنہ و تنوین کو خالصتاً میم سے بدلتے ہیں جیسے: صُمٌّ بُكْمٌ (البقرہ:۱۸) أَنْبِئْهُمْ (البقرہ:۳۳) مِنْ

(۱) آپ کا پورا نام ابوالخیر امام حافظ محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف جزری ہے۔ آپ بڑے عالم، محقق، ماہر اور صاحب فضل ہیں۔ آپ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۷۵۱ھ ہفتہ کی رات کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ بے شمار قراء سے شرفِ تلمذ حاصل کیا جن میں ابن السلار، ابن الطحان، ابن اللبان، ابن الجندی، ابن الصائغ، ابن البغدادی، صائغ، الکفری وغیرہ شامل ہیں۔ آپ سے بہت سے اہل علم نے تعلیم حاصل کی جن میں آپ کے بیٹے ابو بکر احمد، حموی، شیرازی، ابن نفیس، اور عقبی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی وفات ۵ ربیع الاول سنہ ۸۳۳ھ بروز جمعۃ المبارک چاشت کے وقت شیراز کے شہر میں ہوئی اور آپ کو اسی دار القرآن میں دفن کیا گیا جو آپ نے تعمیر کروایا تھا۔ (غایۃ النہایۃ: ۲/ ۲۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْدِ (القصص:۴۳)

اقلاب میں غنہ ضروری ہے اس طرح یہ حقیقتاً اس اخفاء کی طرح ہو جائے گا جو اخفاء میم مقلوبہ کا باء کے قریب ہوتا ہے۔ اس طرح دو لفظوں اَنْ بُوْرِكَ اور يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا۔[1]

اس اعتبار سے اخفاء اور اقلاب کے درمیان فرق جاننے کے لیے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

۱. باء سے پہلے خالص میم ادا ہو۔

۲. باء سے پہلے اگر میم آجائے تو اخفاء ہو۔

۳. میم میں اخفاء کے ساتھ صفت غنہ کا اظہار ہو۔

ان تین امور کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ میم اور باء کے حالات کو اچھی طرح جانا جائے۔

مخرج میم

میم تمام حالتوں (مشدد، ساکن مدغم، اخفاء واقلاب) میں شفتین کے ملنے سے ادا ہوتا ہے۔ میم میں چھ (٦) صفات پائی جاتی ہیں:

(۱) جہر۔ (۲) توسط۔ (۳) استفال۔ (۴) انفتاح۔ (۵) ازلاق۔ (٦) غنہ۔[2]

---

(۱) ابن الجزری، النشر فی القراءات العشر: (۲/۲۳)

(۲) بعض حضرات اس طرف گئے ہیں کہ غنہ مطلقاً حرف ہے اور دوسرے بعض حضرات نے قید لگائی ہے اور فرمایا ہے کہ غنہ کے ساتھ ادغام اور اخفاء کی صورت میں یہ حرف ہے اور اس کے علاوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج باء

دونوں ہونٹوں کے تمام ملنے سے ادا ہوتا ہے۔

باء کی ادائیگی میں ہونٹ میم کی ادائیگی کی نسبت زیادہ سختی سے ملتے ہیں، باء کی صفات جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق، قلقلہ۔

باء میں اطباق شفتین میم کی بقدر قوی ہے اس لیے کہ باء میں صفت شدت پائی جاتی ہے جس سے آواز میں رکاوٹ پیدا ہوتا ہے اور میم میں صفت توسط پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے میم کی ادائیگی کے وقت مخرج میں آواز جاری رہتی ہے اور اس آواز کے جاری رہنے سے غنہ ہوتا ہے۔

اس بات کی مناسبت سے مطلوبہ اخفاء کے اثبات کے لیے انفراجِ شفتین کا کوئی تعلق نہیں اس لیے کہ آواز خیشوم سے نکلتی ہے۔

میم میں صفت توسط کے پائے جانے کی وجہ سے میم کو انفراج شفتین کے ساتھ ادا کرنے سے مخرج میں بعد لازم آتا ہے جیسے تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ کہ اس کلمہ کو اگر انفراج شفتین کے ساتھ ادا کیا جائے تو میم ادا نہیں ہوگی بلکہ اس کی جگہ (ہ) مطوط ادا ہوگی۔ یہ

صورتوں میں یہ صفت ہے۔ ان علماء میں علامہ ابن یالوشہ بھی شامل ہیں جیسا کہ ان کی الجزریہ کی شرح میں ص ۲۸ پر مرقوم ہے۔ اور درست بات یہ ہے کہ غنہ علی العموم صفت ہے، کیونکہ حروف کے نکالنے کے لیے زبان استعمال کی جاتی ہے جبکہ غنہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ نون اور میم کے تابع ہے۔ یہ خصوصیت غنہ کو ان مشہور صفاتِ لازمہ کے ساتھ ملانا واجب کرتی ہے جن کی کوئی ضد نہیں ہے۔ اس بات کی قائل ائمہ کی ایک جماعت ہے۔ سمجھ لو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح غلطی ہے اس لیے کہ اس میں میم کی ذات معدوم ہو گئی ہے۔

اعتراض

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ:

اخفاء، اظہار وادغام کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ اظہار میں حرف کی ذات اور صفات دونوں باقی رہتی ہیں اور ادغام میں ذات اور صفات دونوں باقی نہیں رہتی ہیں تو اسی طرح اخفاء میں میم کی ذات ختم ہو جاتی ہے اور صفت جو کہ غنہ ہے باقی رہتی ہے جس طرح اخفاء حقیقی میں ہوتا ہے۔

جواب

یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے۔ اس لیے کہ ادغام ناقص میں بھی حرف کی ذات باقی رہتی ہے جیسے (اَحَطتُّ، بَسَطتَّ) میں۔[1] ان دونوں کلموں میں حرف (ط) کی ذات باقی ہے کیونکہ صفت اطباق اس وقت تک ادا نہیں ہوتی جب تک زبان کا وسط اوپر کے تالو سے اچھی طرح مل نہیں جاتا۔

www.kitabosunnat.com

(۱) ملا علی قاری، المنح الفکریہ شرح المقدمۃ الجزریۃ، ص ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفراج شفتین والے قول کی ابتداء اور اس کے پھیلنے کا سبب

ماہرین فن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس قول کے اول قائل مصر کے شیخ علامہ عامر بن سعید بن عثمانؒ ہیں۔ [1] یہ کہتے ہیں:

---

(۱) آپ کا پورا نام ابو ابراہیم عامر بن السید بن عثمان شرقاوی مصری ہے۔ مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے رہنے والے تھے۔ مشرقی صوبہ میں مرکز منیا القمح (مصر) کی بستی ملامس میں ماہ صفر سنہ ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم اپنے گاؤں میں شیخ عطیہ سلامہ سے پڑھا۔ پھر شیخ ابراہیم البناسی سے علم تجوید حاصل کیا۔ پھر انہی کے پاس شاطبیہ اور درہ کے ذریعے قراءاتِ عشرہ کی تعلیم حاصل کی۔ پھر قاہرہ چلے گئے اور وہاں علامہ علی بن عبد الرحمٰن سبیع سے "طیبہ" کے ذریعے قراءاتِ عشرہ کی تعلیم حاصل کی، لیکن شیخ کی وفات کی بنا پر مکمل نہ ہو سکی۔ اس لیے ان کے شاگرد شیخ ہمام قطب عبد الہادی سے از سرِ نو پڑھنا شروع کیا اور سنہ ۱۹۲۷ء میں اس کی تکمیل کی۔ پھر جامعہ ازہر میں داخل ہوئے اور تمام علومِ شرعیہ اور علومِ عربیہ حاصل کیے اور اس کے بعد قاہرہ میں اپنے گھر کے اندر تدریس شروع کر دی۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۹۴۵ء میں جامعہ ازہر کے کلیۃ اللغۃ العربیہ میں تخصص فی القراءات کے استاد کے طور پر تعینات کر دیے گئے۔ پھر سیادتِ مراکزِ قرآنیہ کی جانب تفتیش کنندہ کے طور پر کام کرنے لگے۔ پھر اسی ادارے کے "وکیل" کے عہدہ پر فائز ہوئے اور پھر ۱۹۸۰ء میں تمام مراکزِ قرآنیہ کے شیخ بنائے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ریڈیو پر مشہور قراء کرام کی مرتل تلاوتِ قرآن کریم کی ریکارڈنگ کے نگران بھی تھے اور ریڈیو وٹیلی ویژن مصر پر کمیٹی برائے انتخاب قراء کرام کے رکن بھی تھے۔ اور آپ نے مصر کے تمام شہروں میں علم تجوید واداء پر لیکچرز بھی دیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخفاء تشدید سے بچتے ہوئے اظہار اور ادغام کے درمیان خیشوم سے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ قاری کو اخفاء کی ادائیگی کے قوت اطباق شفتین سے بچنا چاہیے۔[۱]

شیخ عامرؒ ابتداء میں انفراج شفتین کے قائل نا تھے اور نہ ہی اس طریقے سے اپنے شیوخ سے پڑھا تھا بلکہ وہ تمام اہل فن کی طرح اطباق شفتین سے پڑھتے اور اسی کے قائل تھے، لیکن انتہائے عمر میں ائمہ کی نصوص کو اجتہاد کے طریقے سے سمجھتے ہوئے انفراج شفتین کے قائل ہو گئے۔ پھر اپنے اس مؤقف پر ڈٹ کر ہر نشر واشاعت کے طریقے سے اس کو پھیلانے لگے۔ ان کے اس مؤقف کو ان کے شاگردوں نے لیا یہاں تک کہ یہ طریقہ پھیل گیا۔

شیخ محمد صلاح الدینؒ کبارہ[۲] کہتے ہیں:

شیخ عامر عثمانؒ سے انہوں نے قرآءت سبع شاطبیہ کے طریق سے پڑھی جس میں شیخ نے اقلاب اور اخفاء شفوی اطباق شفتین کے ساتھ کہا۔ شیخ سے سبعہ پڑھنے کے بعد میں واپس اپنے شہر چلا گیا۔ چند سال بعد دوبارہ مصر شیخ سے قرآءت ثلاثہ پڑھنے کے

آپ کے شاگرد لاتعداد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: محمود خلیل حصری، مصطفیٰ اسماعیل، کامل بہتیمی، عبد الباسط عبدالصمد، صادق قمحاوی، رزق خلیل حبہ، محمود امین طنطاوی، عبدالفتاح مدکور رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے علاوہ بہت سے مشہور اہل علم۔ آپ نے بتاریخ ۶ شوال سنہ ۱۴۰۸ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (ہدایۃ القاری: ص ۷۵۵ تا ص ۷۵۸)

(۱) عامر عثمان، کیف یتلی القرآن: ص ۵۵

(۲) آپ طرابلس لبنان کے مشہور قراء میں سے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیے آئے۔ اس دوران شیخ نے انہیں اقلاب اور اخفاء شفوی میں انفراج شفتین کا حکم دیا۔

اس بات کو جان لینے کے بعد شیخ عامر عثمانؒ کی بات چند وجوہ سے رد ہوتی ہے۔

۱) یہ طریقہ مشائخ سے بلا واسطہ ثابت نہیں۔ اس لیے کہ اس کی بنیاد اجتہاد پر ہے اور نہ ہی اہل فن میں سے کسی نے اس بات کو کہا ہے۔

علامہ احمد عبدالعزیز الزیاتؒ [۱] کہتے ہیں:

ہمارے زمانے کے مشائخ میں سے کوئی بھی انفراج شفتین کا قائل نہیں تھا اور نہ ہی میں نے ازہر یونیورسٹی کے کسی معتبر قاری کو انفراج شفتین کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور نہ ہی میرے علم میں کوئی ایسا قاری ہے جس نے اس بات کا کہا ہو مگر میرے بعض تقریباً بیس ہم عصر اس کے قائل تھے۔ ہم نے اپنے کسی بھی شیخ سے اطباق کے بغیر نہیں پڑھا۔

شیخ عبدالرزاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں: اخفاء واقلاب میں حلفی تمام کی تمام اطباق کے ساتھ روایت ہے۔

استانہ کے شیخ القراء علامہ عبداللہ آفندی زادہؒ [۲] کہتے ہیں:

(۱) آپ کا پورا نام احمد بن عبدالعزیز بن احمد بن محمد الزیات المصری ہے۔ ۱۳۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ امام، علامہ، معتبر اور کامل الضبط تھے۔ علی خلیل جنانی اور عبدالفتاح ہنیدی سے تعلیم حاصل کی۔ آپ سے ہمدانی، مرصفی، محمود امین طنطاوی، عبدالعظیم خیاط وغیرہ حضرات نے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ آپ نے ۱۴۲۲ھ میں وفات پائی۔

(۲) آپ کا نام محمد امین الترکی ہے، عبداللہ آفندی زادہ کے نام سے مشہور ہیں۔ کنیت ابوالعاکف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی قرآءت کے لیے ضروری ہے کہ مکمل قرآن کسی قاری سے سند کے ساتھ پڑھا ہو۔ قرآءت کی تعلیم کو مسائل کے استنباط کرنے کے طریقے سے حاصل کرنا جائز ہے۔ اس لیے کہ قرآءت کے صحیح ہونے کے ارکان میں سے یہ بھی ہے کہ سند نبی کریم ﷺ تک بغیر کسی رکاوٹ (فاصلہ) کے پہنچتی ہو۔ بغیر متصل سند کے قرآءت حاصل کرنا اور اس کی پیروی کرنا منع و مردود ہے۔(۱)

۲) اگر اجتہاد کے طریق سے اس طریقے کو مان بھی لیا جائے تو یہ ائمہ متقدمین کی نصوص کے مخالف ہے۔ واضح نص کی موجودگی میں اجتہاد کی کوئی راہ ہے ہی نہیں۔ خصوصی طور پر اس فن کے ماہر اکابر علماء کی نص کے بعد ادغام ناقص ہونے کی وجہ سے ائمہ اس کا نام اخفاء شفوی رکھتے ہیں کیونکہ حرف کی ذات باقی رہتی ہے جس طرح کے اس کا ذکر ہوا ہے۔ امام ابوشامہؒ کے کلام میں اگر میم کی ذات کے معدوم ہو جانے کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو نون وتنوین کا میم سے اقلاب کرنے میں کیا فائدہ ہے۔

۳) جس موقف کو انہوں نے اپنایا ہے اس کی غلطی واضح ہے اگر شیخ زندہ ہوتے اور ان نصوص کو دیکھتے تو یقیناً وہ اپنے اس قول سے رجوع کر لیتے۔ اس بات میں کوئی شک

اپنے زمانے میں استنبول کے شیخ القراء تھے۔ آپ بے نظیر و بے مثال صاحب علم تھے۔ آپ نے شاندار کتابیں تصنیف فرمائیں جن کی طرف محققین رجوع کرتے ہیں۔ سنہ ۱۲۸۷ھ میں آپ بقید حیات تھے، اس طرح آپ تیرہویں صدی کے علماء میں سے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (ہدایۃ القراء: ۷۰۳)

(۱) عبداللہ آفندی زادہ، عمدۃ الخلان شرح زبدۃ العرفان: ص ۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ ان نصوص تک ان کی رسائی نہیں ہوئی ان کے متبعین کو کیا ہوا کہ وہ ان نصوص کو دیکھتے بھی ہیں اور اپنے اس مؤقف سے رجوع نہیں کرتے کہ جس کی غلطی بھی واضح ہے۔

فائدہ

صاحب کتاب کہتے ہیں کہ مجھے شیخ عبدالفتاح ؒ نے بتایا کہ علامہ محمود امین طنطاوی نے ذکر کیا ہے کہ شیخ عامر عثمان ؒ نے آخر عمر میں انفراج والے قول سے رجوع کر لیا تھا یہ دونوں علامہ عامر عثمان ؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطباق کے وجوب پر ائمہ کے نصوص

۱) امام طاہر بن غلبونؒ (۱) کہتے ہیں:

میم جب باء سے پہلے آئے تو اخفاء ہوتا ہے ادغام نہیں اور ہونٹ دونوں حرفوں کی ادائیگی کے وقت تمام ملیں گے۔ (۲)

یہ واضح نص ہے کہ جب میم باء کے قریب آئے تو اس کی حالت اخفاء شفوی اور اقلاب والی ہوگی اور حکم اخفاء کا لگے گا اور اس میں دونوں حرفوں کی ادائیگی میں اطباق شفتین کی دلیل بھی ہے۔

اس میں علاج ہے اہل بیماری کا جو گمان کرتا ہے کہ اخفاء اطباق کے بغیر ممکن نہیں۔

---

(۱) آپ کا پورا نام ابوالحسن طاہر بن عبدالمنعم بن عبیداللہ بن غلبون بن مبارک الحلبی ہے۔ آپ مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ استاذ، صاحب معرفت، ثقہ، صاحب ضبط، حجت، مصنف، امام اور بلند پایہ عالم تھے۔ آپ "التذكرة في القراءات الثمان" کے مصنف ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور ہاشمی وغیرہ اہل علم سے تعلیم حاصل کی اور آپ کے شاگردوں میں دانی، ابوالفضل رازی اور قزوینی جیسے حضرات شامل ہیں۔ آپ نے مصر میں ۱۰ شوال سنہ ۳۹۹ھ کو وفات پائی۔

(۲) ابن غلبون، التذكرة في القراءات الثمان، ۹۲/۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲) امام ابو عمرو دانیؒ (۱) کہتے ہیں:

اگر باء اور میم مل جائیں جیسے: ءَاٰمَنْتُمْ بِہٖ اور اس جیسے اور کلمات میں تو علماء کے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے کہا اس کو اخفاء کہتے ہیں اس لیے کہ اخفاء میں اطباق شفتین ہوتا ہے جس طرح ان میں سے ایک میں اطباق ہوتا ہے یہ موقف ابن مجاہدؒ کا ہے جس کو احمد بن علیؒ نے احمد بن نصرؒ سے روایت کیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں:

میم کا باء میں ادغام نہیں ہوتا اخفاء ہوتا ہے نون خفیفہ کے ساتھ موافقت کی وجہ سے اس لیے کہ اس کی آواز بھی خیشوم سے نکلتی ہے۔ یہی موقف علی بن بشرؒ کا ہے۔ احمد بن یعقوب التائبؒ کہتے ہیں:

پورے قرآن میں جہاں بھی میم ساکنہ کے بعد باء آجائے تو تمام قراء بغیر ادغام کے

---

(۱) آپ کا پورا نام ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر دانی اموی قرطبی ہے۔ آپ اپنے زمانہ میں ابن الصیرفی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ امام، بلند پایہ صاحب علم، حافظ، استاذ الاساتذہ اور مشائخ قراء کے شیخ تھے۔ سنہ ۳۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قراءت کی تعلیم ابو الحسن بن غلبون، خلف بن خاقان، فارس بن احمد اور عبید اللہ بن حزم وغیرہ سے حاصل کی۔ آپ کے شاگردوں میں آپ کے بیٹے احمد بن عثمان اور ابو داؤد وغیرہ شامل ہیں۔ آپ جلیل القدر امام اور مستجاب الدعوات تھے۔ مالکی مذہب سے تعلق تھا۔ آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا آپ کے عظیم الشان علم کا اندازہ کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو دلوں کو کھولنے والا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ آپ نے اندلس کے مقام دانیہ میں ۱۵ شوال بروز پیر سنہ ۴۴۴ھ میں وفات پائی اور عصر کی نماز کے بعد آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ (غایۃ النہایۃ: ۱/۵۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت سے پڑھتے ہیں۔ اس موقف کو شیوخ کی ایک جماعت نے اپنایا ہے۔ اس قول کو احمد بن صالحؒ نے ابن مجاہدؒ سے روایت کیا ہے اور میں پہلے قول کا قائل ہوں۔[1]

یہ واضح نص ہے باء کے قریب میم اور میم منقلبہ میں اخفاء کے طریقے کے متعلق اس لیے کہ اس میں اطباق شفتین باء و میم کے اطباق کی طرح ہوگا۔

یہ موقف ابن مجاہدؒ اور علی بن بشرؒ کا ہے اس کو اہل صناعہ کے شیخ ابو عمرو دانیؒ نے اختیار کیا ہے۔

۳) امام ابو عمرو دانیؒ اس کے مثل کہتے ہیں: میم جب اپنے ہم مثل سے ملے یا باء سے ملے تو حرکت کی طرف اشارہ نہیں ہوتا اسی طرح باء اگر اپنے ہم مثل سے یا میم سے ملے تو حرکت کی طرف اشارہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اطباق شفتین کی وجہ سے حرکت کی طرف اشارہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔[2]

باء کا میم میں ادغام کا معنی سوسی کے ہاں اخفاء ہے جیسے (عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) اس لیے کہ متحرک کا ادغام مابعد میں نہیں ہوتا مگر جب مدغم ساکن ہو اور روم بھی جائز نہیں ہے اس کی علت اطباق شفتین ہے۔ یہ ایسی نص ہے جس میں کسی بھی اعتراض کا احتمال نہیں۔

(۱) دانی، التحديد في الإتقان والتسديد في صنعة التجويد: ص ۳۶۲ - ۳۶۳

(۲) دانی، التيسير فی القراءات السبع: ص ۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴)امام ابن باذش[1] کہتے ہیں:

اخفاء کے قائلین، اخفاء کی ادائیگی کے وقت دو حرفوں (باء اور میم) میں اطباق شفتین ایک ہی دفعہ کرتے ہیں ایسا کرنا صرف حرف باء میں ہی ممکن ہے۔

میں کہتا ہوں[2]:

واؤ اور فاء کے تقابل میں جیسے (اکرم بزید) واؤ اور فاء میں اخفاء میم کے مخرج کا شفتین سے ختم ہونے کی صورت میں ہی ممکن ہے اور ایسا کرنا منع ہے۔[3]

اس میں واضح نص ہے کہ اخفاء اطباق شفتین سے ادا ہوگا، انفراج شفتین سے

---

(۱) آپ کا پورا نام ابو جعفر احمد بن علی بن احمد بن خلف ابن باذش انصاری ہے۔آپ غرناطہ کے خطیب، بڑے استاذ، امام، محقق، محدث، ثقہ اور قوی الحافظہ تھے۔ سنہ ۴۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔آپ نے اپنے والد، عبد اللہ الجیانی اور شریح بن محمد وغیرہ علماء سے علم حاصل کیا۔آپ کے شاگردوں میں احمد بن علی غرناطی اور ابو محمد حجری شامل ہیں۔آپ "الاقناع فی القراءات السبع" تصنیف فرمائی جو بہترین کتابوں میں سے ہے۔ اور آپ کو اس میں کچھ اوہام بھی ہوئے ہیں جن پر حافظ ابن الجزری نے اپنی کتاب "الاعلام" میں تنبیہ فرمائی ہے۔ اور آپ کی ایک کتاب "الطرق المتداولة في القراءات" ہے جس میں آپ نے اپنی اسانید اور طرق بیان فرمائے ہیں، لیکن آپ اس کی تکمیل سے قبل ہی وفات پا گئے۔آپ کی وفات جمادی الاخریٰ سنہ ۵۴۰ھ اور ایک قول کے مطابق ۵۴۲ھ میں ہوئی جبکہ آپ ابھی کہولت کی عمر میں ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت فرمائے۔ (غایة النهاية:۱/۸۳)

(۲) اس قول کے قائل ابن باذش ہیں اور اس سے پہلا کلام ان کے والد کا ہے۔ ابن باذش نے اپنے والد کا کلام تائید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

(۳) ابن باذش، الاقناع فی القراءات السبع: ص ۱۱۰-۱۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔

۵)علامہ جزریؒ کہتے ہیں:

ابوعمرودانیؒ سے اشارہ والے قول کو لینے والوں کا اجماع ہے کہ میم کا میم اور باء میں اور باء کا باء اور میم میں اخفاء کی وجہ سے میم اور باء میں حرکت کی طرف اشارہ نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اطباق شفتین کی وجہ سے اشارہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔[1] ان کی بات ابوعمرودانیؒ کی بات کے ہم مثل ہے جن کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۶)علامہ ملاعلی قاریؒ[2] کہتے ہیں:

نونین کو باء کے قریب میم سے بدلا جائے گا جیسے کہ امام شاطبیؒ کا قول ہے: وَقَلْبُهَا مِيْمًا لَدَى الْبَاءِ اقلاب مع الغنہ ہوگا جس طرح میم ساکنہ کے بعد باء ہو تو اخفاء مع الغنہ ہوتا ہے۔ جیسے قراءات کے اکابر مشائخ کے اقوال گزر چکے ہیں ان کلموں کے متعلق:

وَهُمْ بِرَبِّهِمْ (الانعام:۱۵۰)

اَنْبِئْهُمْ (البقرہ:۳۳)

---

(۱) ابن الجزریؒ، النشر في القراءات العشر: ۲۳۷/۱

(۲) آپ کا پورا نام نور الدین علی بن سلطان بن محمد ہروی مکی حنفی المعروف ملا علی قاری ہے۔ آپ افغانستان کے علاقے ہرات میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابن حجر ہیتمی اور احمد رملی سے تعلیم حاصل کی اور آپ کے شاگردوں میں عبدالقادر طبری اور علی خیاط وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے شوال سنہ ۱۰۱۴ھ میں مکہ مکرمہ وفات پائی۔ (الحلقات: ص۱۲۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْ بُوْرِكَ (النمل:۸)

عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (الانفال:۴۳)

توجیہ اقلاب

نون و تنوین میں صفت غنہ کے اظہار (ادائیگی) کے متصل بعد باء کو اطباق شفتین کے ساتھ ادا کرنے میں مشقت کے باعث اور ادغام، مخارج کے مختلف اور کم مناسبت ہونے کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے اخفاء متعین ہو گیا میم کا باء کے ساتھ مخرج اور نون کے ساتھ غنہ میں مشارکت کے باعث اقلاب مع الاخفاء کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔

سیبویہؒ اس کی تعلیل میں اقلاب کے لیے میم کو تمام حروف میں سے خاص کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ عرب نون کا میم سے اقلاب کرتے ہیں اپنی کلام میں جیسے (العنبر ومن بذالك)

جب باء کے ساتھ کوئی ایسا حرف آئے جو باء کے ساتھ نون کی طرح (مخرج اور صفات میں) مناسبت نہ رکھتا ہو اسے میم سے نہیں بدلیں گے۔ نون کو میم سے اس لیے بدلا گیا ہے کہ دونوں حرفوں میں صفت غنہ پائی جاتی ہے۔ نون کو باء سے مخرج میں بعد اور صفت غنہ نہ پائے جانے کی وجہ سے نہیں بدلا گیا۔ نون کو میم سے تمام حرفوں میں سب سے زیادہ مشابہت رکھنے کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔[1]

---

(۱) علی القاری، المنح الفكرية شرح المقدمة الجزرية: ص ۴۸ - ۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے مکمل نص اس لیے ذکر کر دی تاکہ پتہ چل جائے کہ اطباق کس وجہ سے صحیح ہے۔ سیبویہ کا وہ استشہاد جو انہوں نے عربوں کے کلام سے ذکر کیا ہے (العنبر) اس بات سے ان لوگوں کے رد ہوتا ہے جو اس استشہاد کو عام لوگوں (یعنی جو لغت میں دلیل نہیں بن سکتے) کا کلام سے سمجھتے ہیں۔

۷) امام صفاقسیؒ[۱] کہتے ہیں:

اقلاب صرف حرف باء میں پایا جاتا ہے جیسے:

اِنۢبَعَثَ (الشمس:۱۲)

اَنۢ بُوْرِكَ (النمل:۸)

صُمٌّۢ بُكْمٌ (البقرہ:۱۸)

اس کا نص میم کے ساتھ اقلاب مع الغنہ ہوتا ہے حقیقت میں یہ میم مقلوبہ کا باء میں اخفاء ہے باء کی وجہ سے اس طرح ان کے درمیان (اقلاب واخفاء) کے درمیان کوئی فرق نہیں۔[۲]

نون ساکنہ وتنوین کو خالص میم سے صفت غنہ کے ساتھ بدلا جائے گا اس طرح حقیقت میں باء کے قریب میم مقلوبہ کا اخفاء بن جائے گا۔ النشر میں ہے کہ اس طرح

---

(۱) آپ کا پورا نام ابوالحسن علی بن محمد نوری صفاقسی مالکی ہے۔ سنہ ۱۰۵۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شبرادی اور افرانی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی اور آپ کے شاگردوں میں حرقانی مشہور ہیں۔ آپ نے ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۵ھ میں وفات پائی۔ (الحلقات: ص ۳۱۲)

(۲) صفاقسی، تنبیہ الغافلین وارشاد الجاھلین: ص ۱۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظی طور پر (أَنْ بُوْرِكَ) اور (يَعْتَصِمْ بِاللهِ) کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

۸) علامہ ابن یالوشہؒ [۱] کا کلام صفاقسیؒ کے کلام کی طرح ہے۔ [۲]

۹) علامہ مارغنیؒ [۳] کہتے ہیں:

نون ساکنہ اور تنوین کو باء کے قریب خالص میم سے بدلا جائے گا اس بات کی طرف ابن بریؒ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے۔ ان دونوں (نون ساکنہ وتنوین) کو حرف باء کے قریب میم سے بدلیں گے۔ [۴]

۱۰) امام علامہ احمد البناؒ [۵] کہتے ہیں:

---

(۱) آپ کا پورا نام فخرالدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن یوسف بن یالوشہ شریف مالکی تیونسی ہے۔ آپ جامعہ زیتونہ میں قراءت کے شیخ المشائخ تھے اور "چھوٹے شاطبی" کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۲۶۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی تصنیفات نہایت پختگی کی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہیں۔ آپ نے جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۱۴ھ میں وفات پائی۔ (ہدایۃ القاری: ص ۷۱۴)

(۲) ابن یالوشہ، الفوائد المهمة شرح الجزرية المقدمة: ص ۶۸، ۶۹

(۳) آپ کا پورا نام ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن سلیمان مارغنی تیونسی ہے۔ مالکیہ کے مفتی اور جامعہ زیتونہ میں شیخ القراء تھے۔ آپ جید عالم، محقق اور مدقق تھے۔ آپ کی قراءات اور دوسرے علوم میں نہایت عمدہ تصنیفات ہیں۔ آپ نے ۱۳۴۹ھ میں وفات پائی۔

(۴) المارغنی، النجوم الطوالع شرح الدرر اللوامع: ص ۸۷

(۵) آپ کا پورا نام احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن عبدالغنی دمیاطی شافعی المعروف البناء ہے۔ آپ بہت بڑے عالم اور فقہ، حدیث اور قراءات کے مشہور امام تھے۔ مزاحی اور شبراملسی سے قراءت کی تعلیم حاصل کی اور نور الاجهوری، شمس الشوبری، شهاب القليوبي اور برہان کورانی سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کی کتاب "إتحاف فضلاء البشر بالقراءات الأربع عشر" نہایت عمدہ اور مفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا عمل (نون ساکنہ تنوین میں) اقلاب ہے یہ صرف حرف باء موحدہ کے قریب ہوتا ہے۔ جیسے: اَنۡبِئۡهُمۡ (البقرہ:۳۳) اَنۡ بُوۡرِكَ (النمل:۸) عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ (الانفال:۴۳)

نون ساکنہ اور تنوین کو باء کے قریب خالص میم سے بغیر ادغام کے بدلنے اور اخفاء مع الغنہ کرنے میں تمام قراء کا اتفاق اس طرح (اَنۡ بُوۡرِكَ) اور (أَمۡ بِهٖ جِنَّةٌ) کے درمیان کوئی لفظی فرق نہیں رہتا۔[1]

۱۱) علامہ مرعشیؒ[2] کہتے ہیں:

ظاہر ہے کہ اخفاء میں اس کی ذات کو مکمل طور پر ختم کرنا نہیں بلکہ اس کو دگنا کرنا اور اس کی ذات کو جملہ میں چھپا دینا ہے اس کے مخرج میں کم اعتماد ہونے کی وجہ سے ہے اس لیے کہ حرف کا قوی اور حرف کی ذات کا ظاہر ہونا مخرج میں مکمل اعتماد کی وجہ سے ہوتا ہے یہ حرکت کے چھپانے کی طرح ہے جیسے: لَا تَاْمَنَّا اس میں حرکت کو مکمل

ہے۔ آپ نے سنہ ۱۱۱۷ھ میں مدینہ منورہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (الأعلام:۲۹/۱)

(۱) البناء، إتحاف فضلاء البشر بالقراءات الأربع عشر: ۱۳۶/۱

(۲) آپ کا پورا نام محمد بن ابی بکر المرعشی المعروف ساجقلی زادہ ہے۔ آپ حنفی فقیہ، جید عالم اور اپنے زمانہ کے مشاہیر میں شامل ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں اور رسائل تصنیف فرمائے اور اپنے شہر مرعش میں تدریس کی خدمت سرانجام دی۔ آپ شیخ عبدالغنی نابلسی سے ملے ہیں اور ان سے علم تصوف حاصل کیا ہے۔ آپ نے ۱۱۴۵ھ میں اپنے شہر میں ہی وفات پائی۔ (الأعلام:۶۰/۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

35195

طور پر ختم نہیں کیا بلکہ حرکت کے بعض حصہ کو ختم کیا گیا ہے۔ یعنی اختلاس ہوا ہے۔

مختصراً بات یہ ہے کہ میم اور باء اطباق شفتین سے ادا ہوتے ہے باء شفتین کے اندرونی حصہ سے قوی انطباق سے ادا ہوتی ہے جیسے پہلے گزر چکا ہے (اَنْ بُوْرِكَ) میں میم غنہ ظاہرہ اور شفتین کے بہت کم انطباق سے ادا ہوتی ہے۔ اس کے فوراً بعد ادائیگی شفتین کے کھلنے سے پہلے قوی انطباق سے ہوتی ہے۔ باء میں اطباق میم میں اطباق کی بنسبت شفتین کے اندر (تری) والے حصہ سے ادا ہوتا ہے (اَنْ بُوْرِكَ) میں مدت اطباق (اَبُوْرِكَ) کے بنسبت زیادہ ہے۔ میم میں صفت غنہ کی ادائیگی کی وجہ سے باء کی بنسبت اطباق زیادہ ہے کیونکہ غنہ ظاہرہ کے تلفظ (ادائیگی) میں ٹھہرا جاتا ہے اس کو لمبا کرنے کے لیے اگر میم میں اظہار کیا جائے تو اس کے اطباق کی مدت باء میں اطباق کی مدت جتنی ہوگی غنہ کو مخفی رکھنے کی وجہ سے میم کے اظہار میں قوت اطباق میم کے اخفاء میں قوت اطباق سے زیادہ ہوگا لیکن باء کے قوت اطباق سے کم ہوگا، اس لیے کہ غنہ باء میں اصل نہیں ہے بخلاف میم ظاہرہ کے۔ اخفاء اصل میں غنہ سے خالی نہیں اگر چہ غنہ مخفی ہو۔ غنہ میں اعتماد کمزور ہونے کی وجہ سے۔(۱)

۱۲) امام سید علی الضباع(۲) کہتے ہیں:

---

(۱) الرعشی، جهد المقل مع حاشیہ: ص۱۵۶، ۱۵۷

(۲) آپ کا پورا نام نور الدین علی بن محمد بن حسن بن ابراہیم بن عبداللہ المعروف ضباع مصری شافعی خلوتی ہے۔ آپ امام، ثقہ، قوی الحافظہ، ماہر، محقق اور اکابر قراء میں سے تھے۔ ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ھ بروز پیر کو پیدا ہوئے۔ آپ نے کتبی، شعار اور سکری وغیرہ سے قراءت کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقلاب قلب سے لیا گیا ہے۔لغوی معنی پھیرنا ہے۔

عرف عام میں حرف کو کوئی دوسرا حرف بنادینا(یا)ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

نون ساکن وتنوین میں چوتھا عمل یہ ہے کہ جب نون ساکن وتنوین کے بعد باء آجائے تو نون ساکن وتنوین کو خالصتاً میم سے بدلیں گے اس طرح کہ ان کا کوئی بھی نشان باقی نہ رہے۔(۱)

۱۳)توجیہ اقلاب بیان کرتے ہیں کہ:

نون ساکنہ وتنوین کی ادائیگی کے فوراً بعد باء کو اطباق شفتین کے ساتھ ادا کرنے میں مشقت کے باعث اقلاب کیا گیا ہے۔مزید فرماتے ہیں کہ:

قاری کو میم مقلوبہ کی ادائیگی کے وقت شفتین کو بند کرنے سے بچنا چاہیے تاکہ شفتین کو تنگ کرنے سے خیشوم سے غنہ ممطط پیدا نہ ہو جائے اس لیے چاہیے کہ میم ساکن کو نرمی سے بغیر کسی ثقالت و تکلف کے ادا کریں۔(۲)

شروع عبارت میں اطباق شفتین کو ذکر کیا گیا ہے اور بعد میں شفتین کو تنگ کرنے سے بچنے کا کہا گیا ہے شفتین کو تنگ کرنے سے اطباق ہی ہوتا ہے اور منہ بھی کھلا نہیں رہ

شاگردوں میں حصری، فشنی، سمنودی اور زیات وغیرہ شامل ہیں۔آپ اپنے زمانہ میں دیارِ مصر کے قراءت کے بڑے شیخ تھے۔آپ نے بروز پیر ۱۴ رجب سنہ ۱۳۸۰ھ کو وفات پائی۔

(۱) الضباع، الإضاءة في بيان أصول القراءة: ص۱۶

(۲) الضباع، منحة ذي الجلال في شرح تحفة الأطفال: ص۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔

جو انفراج شفتین کے قائل ہیں وہ اس بات کا جواب دیں کہ کیا اطباق شفتین کو تنگ کرنے سے انفراج شفتین ممکن ہے کیوں کہ شفتین کو تنگ کرنے سے اطباق کے ساتھ ہی ادائیگی ہوگی پھر کس لیے اس سے بچا جائے اگر انفراجِ شفتین کے ساتھ قراءت ممکن ہوتی تو شفتین کو بند کرنے سے بچنے کا تقاضہ ہی نہ کیا جاتا۔ اس لیے کہ تنگ کرنا تو بہت دور ہے اس کے مکمل کھلنے سے۔

یہ تنبیہ ہے ان کے لیے جو اس نص کو انفراج کی دلیل مانتے ہیں بلکہ یہ تو ان کے خلاف دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفراج شفتین کے قائلین کے شبہات اور ان کے جواب

جان لیجیے کہ اقلاب اور اخفاء کے وقت انفراج شفتین کے قائلین نے ایسے ضعیف شبہات کو دلیل بنایا ہوا ہے جن کا جواب دینا ابتدائی طالب علم کے لیے بھی مشکل نہیں۔

یہاں ان کے اعتراض اور ان کے جواب ذکر کیے جا رہے ہیں۔

اعتراض ۱: اخفاء انفراج شفتین کے بغیر ہوتا ہی نہیں ہے۔

جواب ۱: اس فن کے اکابرین کی نص ہے کہ اخفاء اطباق شفتین کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ابوالحسن بن غلبونؒ ابو عمرو دانیؒ ابو جعفر بن باذشؒ ان کے علاوہ بھی جن کا نام پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

جواب ۲: حروف کی صحیح ادائیگی اس وقت ہوگی جب ہر حرف کے مخرج پر زبان لگے گی جب (تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ) کو انفراج شفتین کے ساتھ ادا کریں گے تو میم کی جگہ ہاء مطوطہ ادا ہوگی یعنی میم کی ذات ختم ہو جائے گی اور غنہ ادا ہوگا جیسے (تَرْمِيهْ بِحِجَارَةٍ) اور یہ واضح غلطی ہے جس میں کسی بھی بیان کی ضرورت نہیں۔

اگر میم کی ذات کو ختم کر کے غنہ کو باقی رکھا جائے تو نون و تنوین کا میم سے اقلاب کا کیا فائدہ (اَنْ بُورِكَ) جیسے کلمات میں مرعشیؒ کے کلام کو اچھی طرح سمجھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراض ۲: اطباق کا نام وہ اخفانہیں بلکہ اظہار رکھتے ہیں۔

جواب: اظہار اور ادغام دونوں اطباق شفتین سے ہی ادا ہوتے ہیں لیکن اطباق شفتین اظہار کی حالت میں زیادہ قوی ہوتا ہے اخفاء میں میم کی ادائیگی کے وقت غنہ کی ادائیگی کے وقت کچھ دیر ٹھہرنا پڑتا ہے جبکہ اظہار میں غنہ مخفی ہوتا ہے اسی لیے (أنْ بُورِكَ) میم کے اظہار میں اطباق زیادہ قوی ہوتا ہے اخفاء کے بقدر بعض متقدمین کہتے ہیں حقیقت میں اظہار اور اخفاء کی ادائیگی ایک جیسی ہے صرف نام (لفظی) اختلاف ہے۔

اعتراض: اطباق کا نام اخفاء نہیں بلکہ ادغام ہے۔

جواب: اس کا جواب پیچھے گزر چکا ہے۔ نام میں اختلاف اداصوتی کی حقیقت کو تو تبدیل نہیں کر سکتا۔ تم جو چاہو اس کا نام رکھ لو انتہاء میں تو اطباق ہی ہوگا چاہے متقدمین اس کا نام ادغام رکھتے تھے۔

امام ابو شامہ دمشقیؒ کہتے ہیں:

وَتُسْكَنُ عَنْهُ الْمِيْمُ مِنْ قَبْلِ بَائِهَا
عَلَى اِثْرِ تَحْرِيْكٍ فَتَخْفٰى تَنَزُّلاً

میم جب باء سے پہلے حرکت کے بعد واقع ہو تو ساکن کر کے اس میں اخفاء کیا جائے گا۔ جیسے:

اٰدَمَ بِالْحَقِّ (المائدہ:۲۷)

بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (الانعام:۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (العلق:٤)

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ (غافر:٤٨)

علماء قراءات کے اس شعر کے حل میں مختلف اقوال ہیں:

بعض اس کو ادغام کہتے ہیں جس طرح کہ نون ساکنہ اور تنوین جب واؤ یا یا سے ملیں تو ادغام ہوتا ہے اور غنہ باقی رہتا ہے۔ جس طرح ادغام میں اطباق باقی رہتا ہے مطبق میں۔

بعض غنہ کی وجہ سے اخفاء سے تعبیر کرتے ہیں یہ میم کی صفت لازمہ ہے یہاں صرف ادغام نہیں ہوتا۔

جس طرح نام کا اختلاف اداصوتی کی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتا تو اس حقیقت کو بھی جان لیں کہ یہاں ادغام نہیں ہوتا اس لیے کہ ادغام میں حرف کی ذات باقی نہیں رہتی جیسے: (اَنْ بُوْرِكَ) کو (اَبُّوْرِكَ) پڑھنا واضح غلطی ہے۔

امام ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں:

میم باء میں مدغم نہیں ہوتی مخفی ہوتی ہے نون خفیفہ کے ساتھ موافقت کی وجہ سے اس کی آواز ناک میں جاتی ہے۔

اعتراض: اقلاب واخفاء کے اطباق اور میم مشددہ کے اطباق میں کیا فرق ہے۔

جواب: فرق غنہ کی مدت ادائیگی سے ہوگا۔

اس طرح کہ غنہ میم مشددہ میں اقلاب واخفاء شفوی کے غنہ سے لمبا ہوتا ہے مشدد ہونے کی وجہ سے اس لیے کہ مشدد میں دو میمیں ہوتی ہیں ایک ان میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساکن دوسری متحرک اور دونوں میں صفت غنہ پائی جاتی ہے۔ اقلاب اور اخفاء شفوی میں ایک میم ساکنہ اور اس کے بعد باء ہوتی ہے اسی لیے اہل فن اس کی ادائیگی میں شفتین کو تنگ کرنے سے بچتے ہیں اس لیے کہ شفتین کو تنگ کرنے سے میم مشددہ بن جاتی ہے۔

اس بات سے میم مشددہ اور اقلاب واخفاء کے درمیان فرق واضح ہو جاتا ہے اس کو جاننے کے لیے متقنین اہل ادا کی قرآءت کو سماعت فرمائیں۔

اعتراض: مشہور قراء انفراج شفتین کے ساتھ پڑھتے تھے۔

جواب: شیخ عامر کے زمانے سے پہلے ریکارڈنگ کی کمیٹی بننے سے پہلے تمام قراء اطباق کے ساتھ ہی پڑھتے مثلاً الشیخ محمد رفعت، الشیخ علی محمود، الشیخ شعشاعی، الشیخ صیفی ان کے علاوہ بھی بہت سے قراء۔

شیخ عامر عثمان کے زمانے کے بعد جب انفراج شفتین کا قول نکلا اور اس کے ساتھ پڑھنے پر قراء کو مجبور کیا جانے لگا اور وہ قاری جو اطباق کے ساتھ پڑھتا اس کی ریکارڈ شدہ تلاوت کو ختم کر دیا جاتا یہ بات الشیخ عبدالباسط نے کہی ہے اور وہ قراء جس کو وہ دلیل بناتے ہیں ان کی ریکارڈنگ اطباق کے ساتھ ہیں۔ الشیخ محمود علی البنا ان کی ریکارڈنگ جو سورۃ آل عمران اور سورۃ یونس کی ہے وہ اطباق کے ساتھ ہے۔ الشیخ منشاوی ان کی سورۃ نحل اور ترتیل کے ساتھ تمام قراءتیں اطباق کے ساتھ ہیں اسی طرح الشیخ عبدالباسط اور الشیخ بہتیمی ان تمام کی ریکارڈنگ اطباق کے ساتھ ہے۔

اس فن کے اکابر شیوخ بھی اطباق کا ہی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے مصر کے شیخ امام سید علی الضباعؒ، شام کے شیخ عبدالعزیز عیون السودؒ اور شیخ حسین خطابؒ۔

مصر، شام اور تمام علاقوں کے جمہور قراء اور وہ ائمہ جن کا کلام ذکر کیا گیا ہے ان پر غور و فکر کریں۔ (واللہ یتولی ھداک)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ / خلاصۃ الکتاب

اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اقلاب واخفاء شفوی کے وقت اطباق شفتین متقدمین ائمہ سے نص اور صحیح متصل سند کے ساتھ ثابت ہے اور تمام عالم کے جمہور قراء کا اس پر اتفاق ہے۔

انفراج شفتین ایک جدید (نیا) قول ہے جو کہ متصل سند سے ثابت نہیں یہ بعض ائمہ کی کتب سے اجتہاد کے طریقے سے استنباط کیا گیا ہے۔ اجتہاد کو صحیح تسلیم کرنا اس جگہ صحیح نہیں۔

انفراج شفتین کے ساتھ پڑھنے والو!

بعض لوگوں کے اس قول کی طرف التفات نہ کریں جو کہتے ہیں کہ انفراج شفتین کے ساتھ پڑھنے والے ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔ جنت اور جہنم کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں اگر کوئی انفراج شفتین تلقی (سنداً الی رسول اللہ ﷺ) کی مخالفت کے ارادہ سے کرے تو یہ تحریف قرآن ہوگی اگر وہ اس ارادہ سے نہیں بھی کرتا تو یہ لحن خفی ہوگی اور راجح طور پر یہ لحن خفی ہوگی۔ جو قرآن کی تحریف کرے یا لحن (غلطی) کرے تو ہرگز یہ کام قیامت کے دن اللہ کی رضامندی کا باعث نہیں ہوگا۔

ہر مسلمان عاقل کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک کی تلاوت اکابر ائمہ سے تواتراً ثابت شدہ طریقے کے مطابق کرے۔ اگر وہ جدید رائے کے مطابق کرے گا تو وہ اس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس طرح امام القانیؒ نے اپنے ان اشعار میں کہا ہے:

فَكُلُّ خَيْرٍ فِي اتِّبَاعِ مَنْ سَلَفْ
وَكُلُّ شَرٍّ فِي ابْتِدَاعِ مَنْ خَلَفْ

فَتَابِعِ الصَّالِحَ مِمَّنْ سَلَفَا
وَجَانِبِ الْبِدْعَةَ مِمَّنْ خَلَفَا[1]

سلف کی اتباع میں خیر ہی خیر ہے اور ہر وہ کام جس کو بعد میں آنے والوں نے ایجاد (بنایا) اس میں شر ہے۔ پس سلف صالحین کی پیروی کر اور بعد میں آنے والوں کے ایجاد کردہ کاموں سے بچ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے اس مسئلے کا بیان ختم ہوا۔

وهو حسبي ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

راقم

حمد اللہ حافظ صفتی

غفرالله له ولوالديه وللمسلمين

---

(١) اللقاني، جوهرة التوحيد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

آخر میں ہم عظیم محقق و مدقق فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اَلْجَامِعُ وَالتَّرْکِیْز لِحَفْظَۃِ الْکِتَابِ الْعَزِیْز" مطبوعہ مدرسہ دار القرآن الکریم سے ہونٹوں میں فرجہ رکھنے کے دلائل مع جوابات تحریر کرتے ہیں۔

اخفاء شفوی کی ادائیگی میں ہونٹوں کے درمیان فرجہ چھوڑنے کے غلط ہونے کی وضاحت مع دلائل وجوابات

اخفاء شفوی کو ادا کرنے کی اصل کیفیت

یہ ہے کہ میم کو نرمی کے ساتھ ہونٹوں کو آہستہ سے ملا کر میم کے غنہ اور نرم ادائیگی کو باقی رکھ کر ادا کیا جائے۔

لہٰذا باء سے پہلے میم کا اخفاء صرف ہونٹوں کے غیر محکم طور پر ملنے سے تمام ہوتا ہے، اس طرح کہ میم کا کچھ حصہ ہونٹ میں چھپ جائے۔

لیکن موجودہ دور میں بعض ناپختہ قراءِ عرب یہ گمان کرتے ہیں کہ اخفاءِ شفوی کے ادا کرتے وقت دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ چھوڑنا ضروری ہے تاکہ باء کے ساتھ میم میں اخفاء پیدا ہو جائے۔ حالانکہ یہ محض من گھڑت بات اور ایک نیا طریقہ ہے جس کی نہ روایۃً کوئی اصل موجود ہے اور نہ ہی وہ درایۃً صحیح ہے۔ کیونکہ میم کو ہونٹ کھول کر کیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا جاسکتا ہے؟ بلکہ ایسا کرنے کرتے وقت تو میم بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا۔

ہونٹوں میں فرجہ رکھنے کے دلائل مع جوابات

پہلی دلیل

یہ ہے کہ یہ بعض جدید قراء جو اخفاءِ شفوی کے وقت ہونٹوں کے درمیان فرجہ چھوڑنے کے قائل ہیں جب انہیں اپنی ادائیگی کے لیے کوئی قانون، کوئی ثبوت اور دستاویزات اور اہل اداء کی کتابوں سے کوئی سند نہیں ملی تو انہوں نے محض مشائخ سے اس طرح ادائیگی سے استدلال کیا۔ اس لیے (ان کے نزدیک) یہ ادائیگی صحیح ہے کیونکہ اس علم کا مدار صرف تلقی (براہِ راست) سیکھنے پر ہے۔

جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ اعتبار صرف صحیح تلقی کا ہے جو کہ اسلاف ائمہ اداء کی تصریحات کے موافق ہو۔ اور علماءِ قراءت کی دستاویزات کے مجموعہ سے اس کی اصل موجود ہو۔ جبکہ یہ مذکورہ تلقی درست نہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ہونٹوں کے اس فرجہ کا اخفاء شفوی میں لحاظ کیا جاتا تو ابتدا سے آج کے آخری زمانہ تک کے مصنفین اپنی کتابوں میں اس فرجہ کا ذکر نہ چھوڑتے۔ کیونکہ انہوں نے پورے فن کو مکمل تدقیقات کے ساتھ مدوّن کر دیا ہے اور اہل اداء سے کسی چھوٹی بڑی بات کو ضبط اور بیان کیے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔ لہٰذا اگر یہ فرجہ صحیح، ثابت اور معتبر تھا تو انہوں نے اس کا ذکر کیوں چھوڑا؟

ایسی صورت میں تو ان تمام مؤلفین اور مدوّنین پر الزام اور اعتراض لازم آتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، اس کے بالکل برعکس انہوں نے اخفاءِ شفوی میں نرمی اور آہستگی کے ساتھ بغیر بوجھ اور دباؤ کے اطباقِ شفتین کرنے کی صراحت کی ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسری تلقی جس میں نرمی سے اطباق شفتین پایا جاتا ہے، وہی صحیح ہے۔ اور اس کے برخلاف روایت ادائیگی کے اعتبار سے مردود اور اعتبار کے درجہ سے گری ہوئی ہے۔

دوسری دلیل

یہ ہے کہ اطباقِ شفتین کے ساتھ اخفاء تو در حقیقت اظہار ہے نہ کہ اخفاء۔ اور باء سے پہلے میم کا اظہار ضعیف اور ناپسندیدہ قول ہے۔ معلوم ہوا کہ اخفاء کی پہلی صورت شفتین کے فرجہ کے ساتھ ہی پسندیدہ ہے۔

جوابِ اول

یہ ہے کہ اظہارِ شفوی میں اطباقِ شفتین پختہ اور ہونٹوں کا اتصال قوی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اطباق جس پر ہم اخفاءِ شفوی میں عمل کرتے ہیں وہ تو نرمی اور آہستگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور میم کا کچھ حصہ ہونٹ میں چھپ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ اظہار کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب ثانی

یہ ہے کہ اظہار میں تو غنہ فرعیہ بالکل نہیں ہوتا۔ جب کہ ہماری اس اخفاء کی ادائیگی میں اطباقِ شفتین غنہ کے وجود کے ساتھ ہے، تو وہ اظہار کیسے ہو سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوابِ ثالث

یہ ہے کہ میم کے اخفاءِ شفوی کا معنی ہے دونوں ہونٹوں کا نرمی سے بند ہونا، پھر میم کی اس ہلکی سی معمولی اور چھپی ہوئی آواز کو خیشوم میں منتقل کرنا، جبکہ اظہار ایسے نہیں ہے۔اسی لیے اطباقِ شفتین کے ساتھ اخفاء کبھی اظہار میں نہیں ہو سکتا۔

حاصل یہ ہے کہ نونِ مخفی میں زبان کا تھوڑا عمل ہے اور خیشوم کا زیادہ عمل ہے اور میمِ مخفی میں دونوں ہونٹوں کا عمل زیادہ ہے۔ دونوں ہونٹوں کا تھوڑا سا نرمی سے اطباق کرنے کی وجہ سے، جب کہ خیشوم کا تھوڑا عمل ہے۔

اخفاءِ شفوی میں اطباقِ شفتین کے دلائل

پہلی دلیل: ذات کا خاتمہ!

میم کی ذات کا وجود صرف اطباقِ شفتین سے ہوتا ہے اور اس کے بغیر یعنی ہونٹوں کے فرجہ کے ساتھ میم بالکل پایا ہی نہیں جاتا، بلکہ معدوم ہو جاتا ہے اور اس کی ذات بالکل ہی حذف ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ باء کا وجود اور پیدائش دونوں ہونٹوں کے ملائے بغیر نہیں ہوتے، اسی طرح میم بھی ہے۔

منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک معتزلی سے مناظرہ کیا اور اس کو فرمایا کہ کہو "باء" تو اس نے کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہو: "حاء"۔ اس نے "حاء" کہہ دیا آپ نے فرمایا ان کا مخرج بتاؤ۔ اس نے بتا دیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم اپنے فعل کے خود ہی خالق ہو تو باء کو حاء کے مخرج سے نکالو۔ اس پر معتزلی ہکا بکا رہ گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

(نہایۃ القول المفید ص ۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب میم ہونٹوں کے فرجہ کے ساتھ معدوم ہوگئی تو کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ میم مخفاۃ یعنی اخفاء کی صفت کے ساتھ موجود ہے۔ حالانکہ ذات کا معدوم ہونا ذات کی تمام صفات کے معدوم ہونے کو مستلزم ہے۔ اس صورت میں اخفاء کی نفی بھی لازم آئے گی۔ اور اس بات کی حقیقت آپ جانتے ہی ہیں۔ یہ مقام باریک بینی سے غور کا مستحق ہے۔ اور گہری فکر کے لائق ہے۔ لہٰذا سوچو اور غور کرو۔

دوسری دلیل: نصوص سے اس کا ثابت نہ ہونا

اس ہونٹوں کے فرجہ کی کتبِ تجوید میں سے کسی کتاب میں کوئی اصل نہیں پائی جاتی اور نہ ہی کسی نص اور قدیم جمہور اسلاف سے کوئی سند ثابت ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔

تیسری دلیل: میم کے مخرج کا خیشوم میں تبدیل ہونا

اہل فن کے نزدیک میم کے اخفاء کو ''شفوی ناقص غیر حقیقی'' کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نون کے اخفاء کو ''خیشومی کامل حقیقی'' کا نام دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ میم کے اخفاء کی حالت میں صرف اس کی کچھ آواز اور کچھ لفظ ہی پوشیدہ ہوتا اور چھپتا ہے۔ نہ کہ اس کا زیادہ حصہ اور اس کا اکثر حصہ اس کے مخرج یعنی ہونٹوں میں ہی ہوتا ہے نہ کہ خیشوم یعنی اس کی ذاتی مخرج کے علاوہ میں۔

لہٰذا حاصل یہ ہے کہ میم کا اخفاء محض میم کی ذات کے مخرج میں پوشیدہ ہونے کا نام ہے۔ نہ کہ اس کی اکثر ذات کے غیر مخرج میں معدوم ہوجانے کا، جیسا کہ نون کے اخفاءِ حقیقی کامل میں ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں ہونٹوں کے آہستگی اور نرمی سے ملے بغیر میم مخفاۃ میں ممکن ہی نہیں ہے۔ ورنہ ہونٹوں کے درمیان فرجہ کے باقی رہنے کے ساتھ تو میم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر آواز خیشوم میں چھپ جاتی ہے۔ اور میم کی اکثر ذات نون کے اخفاء کی طرح معدوم ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ بات خلافِ واقع ہے۔

چوتھی دلیل: ہونٹوں کا فرجہ مسخ شدہ مکروہ آواز پیدا کرنے کا سبب ہے

ہونٹوں کے فرجہ اور میم کی اکثر آواز خیشوم میں چھپانے میں (جیسا کہ بعض حضرات کہتے ہیں) اخفاءِ شفوی ناپسندیدہ آواز والا اور کانوں کو برا لگنے والا ہوتا ہے جس سے طبیعت نفرت کرتی ہے اور میم کی اصل ہیئت بدل کر اجنبی، غیر مانوس اور بری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اخفاء کا مقصد تو لفظ کو خوبصورت کرنا اور اس بوجھ کو کم کرنا ہے جو حروف کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی (مقصود تو) باء سے پہلے میم کے تلفظ کا حسن اور سہولت ہے۔

پانچویں دلیل: فنی صراحت

اور قاری کو چاہیے کہ اقلاب کے تلفظ کے وقت دوسرے لفظ میں اقلاب شدہ میم ہونٹوں کو دبانے (یعنی ہونٹوں کو سختی سے دبانے اور پختگی سے ملانے) سے اجتناب کرے۔ تاکہ ان کو سختی سے دبانے سے خیشوم سے کھینچا ہوا غنہ پیدا نہ ہو۔ لہٰذا میم کو نرمی سے بغیر سختی اور تکلف کے ساکن کر دینا چاہیے۔ (نہایۃ القول المفید ص ۱۲۴/۱۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ خاص ہونٹوں کا ملنا اور نرمی سے اطباق کرنا مطلوب ہے۔

چھٹی دلیل: فنی صراحت

اور بعینہٖ یہی حکم ہے باء سے پہلے میم ساکنہ کے اخفاء کا، جیسا کہ (فاحکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بینہم) اخفاء کے قول کے مطابق۔ (الطریق المامون الی اصول روایۃ قانون ص ١٢٤، للشیخ المرصفی)

ساتویں دلیل: فنی صراحت

اور میم کے اخفاء کا معنی اس کو بالکل ہی ختم کر دینا نہیں بلکہ اس کو کمزور کرنا اور فی الجملہ اس کی ذات کو چھپانا ہے۔ (حواشی فن التجوید: ص ٣٥)

آٹھویں دلیل: فنی صراحت

اخفاء دو قسم پر ہے: ان میں سے ایک حروف کو ٹکڑے کرنا اور فی الجملہ اس کی ذات کو چھپانا ہے جیسا کہ باء سے پہلے میم ساکنہ میں ہے۔ اور دوسرا حرف کی ذات کو بالکل ہی ختم کر دینا اور اس کے غنہ کو باقی رکھنا۔ جیسا کہ نون ساکن اور نون تنوین میں ١٥ حروف سے پہلے ہوتا ہے۔ (نہایۃ القول المفید ص ١٦٣)

نویں دلیل: متواتر طریقہ

لہٰذا یہ متواتر طریقہ ہے جسے تلقی بالقبول حاصل ہے۔ جس کی ائمہ کی ایک جماعت نے صراحت کی ہے لہٰذا جو حضرات جانتے ہیں وہ حجت ہیں ان لوگوں پر جو نہیں جانتے۔ جیسا کہ اصول میں معلوم ہو چکا ہے اور ہم نے الحمد للہ اس طریقہ کو اپنے مشائخ اس زمانہ میں ائمہ قراءت سے سیکھا ہے۔ جیسا کہ ہمارے شیخ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ اور مرصفی رحمہ اللہ، محمود سیبویہ بدوی اور محمد سالم محسن وغیرہ۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔

لہٰذا بڑے عیب کی بات ہے کہ بعض لوگ ایسی چیز کا انکار کریں جس سے وہ جاہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جس کو انہوں نے نہ سیکھا اور نہ اس کو پڑھا ہے۔ پھر اس کے رد کرنے اور ضعیف قرار دینے کے لیے کمزور ترین دلائل تلاش کرتے ہیں۔ (الملاحظات الهامة، ص٥٧،٥٨)

دسویں دلیل: عوام و خواص کا اجماع

عرب و عجم کے جمہور خواص اور عوام سب کے سب "منبر" اور "عنبر" جیسے الفاظ میں میم کو اطباقِ شفتین سے بغیر فرجہ چھوڑے ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا ناممکن ہے کہ وہ سب غلط بات پر اتفاق کر لیں۔ تلک عشرة کاملة!

اخفاء کی جانے والی میم کی ادائیگی کے وقت ہونٹوں کے ملانے پر صریح نص

حاصل یہ ہے کہ میم اور باء دونوں ہونٹوں کے ملنے سے ادا ہوتے ہیں۔ جبکہ باء میں ہونٹوں کا ملنا اندر (تری کے حصے) تک اور مضبوطی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ مخرج کے بیان میں گزرا۔ لہٰذا "أَنْ بُورِكَ" جیسے الفاظ میں میم کو غنہ ظاہرہ کے ساتھ ہونٹوں کو نرمی سے ملا کر ادا کیا جائے گا۔ پھر باء کو ہونٹوں کے کھولنے سے پہلے مضبوطی سے ملا کر میم کی بہ نسبت زیادہ اندر (تری کے حصے) تک ملایا جائے گا۔ (نهاية القول المفيد ص١٥٦/ ١٥٧)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراجع الكتاب ومصادره

١. إبراز المعاني من حرز الأماني: الإمام أبو شامة الدمشقي، تحقيق: الشيخ إبراهيم عطوة عوض، طبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، سنة ١٣٩٨هـ = ١٩٧٨م.

٢. إتحاف فضلاء البشر بالقراءات الأربع عشر: العلامة البنا الدمياطي، طبعة المشهد الحسيني، سنة ١٣٥٩هـ

٣. الإضاءة في بيان أصول القراءة: الإمام الضباع، المشهد الحسيني، سنة ١٣٥٧هـ

٤. الإقناع في القراءات السبع: الإمام ابن الباذش، تحقيق: د. عبد المجيد قطامش، الطبعة الأولى، دمشق، سنة ١٤٠٣هـ.

٥. الإقناع في القراءات السبع: الإمام ابن الباذش، تحقيق: أحمد فريد المزيدي، دار الكتب العلمية، سنة ١٤١٩هـ

٦. التحديد في الإتقان والتسديد في صنعة التجويد: الإمام الداني، تحقيق: د. أحمد عبدالتواب الفيومي، طبعة كلية اللغة العربية، سنة ١٩٩٣م.

٧. التذكرة في القراءات الثمان: الإمام ابن غلبون، تحقيق: د. أيمن

" محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشدي سويد، طبعة الجماعة الخيرية لتحفيظ القرآن بجدة.

٨. تقريب الأقوال على فتح الأقفال شرح تحفة الأطفال: الإمام الضباع، طبعة المعاهد الأزهرية.

٩. التمهيد في علم التجويد: الإمام ابن الجزري، طبعة مؤسسة قرطبة، سنة ٢٠٠٣هـ

١٠. تنبيه الغافلين وإرشاد الجاهلين عما يقع لهم من الخطأ حال تلاوتهم لكتاب الله المبين: الإمام الصفاقسي، مؤسسة الكتب الثقافية – بيروت، ط ١ سنة ١٤٠٧هـ = ١٩٨٤م

١١. التيسير في القراءات السبع: الإمام الداني، طبعة دار الصحابة للتراث، ٢٠٠٢م.

١٢. جهد المقل وحاشيته: المرعشي المعروف بساجقلي زاده، مؤسسة قرطبة، سنة ٢٠٠٤م

١٣. الحلقات المضيئات من سلسلة أسانيد القراءات: السيد أحمد عبدالرحيم، طبعة الجماعة الخيرية لتحفيظ القرآن الكريم.

١٤. غاية النهاية في طبقات القراء الإمام ابن الجزري، عناية: برجستراسر، ومراجعة: العلامة الضباع، دار الكتب العلمية، سنة ١٣٥٢هـ

١٥. غيث النفع في القراءات السبع: الإمام الصفاقسي، دار الكتب العلمية، سنة ١٤١٩هـ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١٦. الفوائد المفهمة شرح المقدمة الجزرية: العلامة ابن بالوشة، تحقيق د . جمال فاروق الدقاق، طبعة مكتبة الآداب، سنة ١٤٢٤هـ = ٢٠٠٣م.

١٧. كيف يتلى القرآن : العلامة عامر عثمان، نسخة مصورة بمكتبتي

١٨. المنح الفكرية شرح المقدمة الجزرية : العلامة علي القاري، مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، سنة ١٣٦٧هـ = ١٩٤٨م.

١٩. منحة ذي الجلال في شرح تحفة الأطفال: الإمام الضباع، تحقيق: حمد الله حافظ الصفتي، مكتبة أولاد الشيخ للتراث، سنة ١٤٢٥هـ .

٢٠. منهج السالك إلى ألفية ابن مالك : الإمام الأشموني ، دار إحياء الكتب العربية.

٢١. النجوم الطوالع شرح الدرر اللوامع في أصل مقرأ الإمام نافع: العلامة المارغني، المطبعة التونسية، سنة ١٣٥٤هـ = ١٩٣٥م.

٢٢. النشر في القراءات العشر: الإمام ابن الجزري، دار الصحابة للتراث ، سنة ٢٠٠٢م.

٢٣. هداية القاري إلى تجويد كلام الباري: العلامة المرصفي، طبعة ابن لادن ، الرياض.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹- ج ماڈل ٹاؤن، لاہور
نمبر 35195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مُصنف کی دیگر تصانیف